یا حفیظ

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

ترجمہ: اور پناہ چاہتا ہوں حاسد کے شر سے جب وہ حسد پر آجائے

دِل محل ایمان و معرفت و محبّت ہے نہ محل کینہ و کدورت
(سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی نوّر اللہ مرقدہ)

حسد اور کینہ کا علاج

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)

تالیف
حضرت مولانا محمّد ہاشم ابن حسن جوگواڑی مظاہری
خلیفہ مجاز قطب الاقطاب حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ
استاذ الحدیث دار العلوم العربیۃ الاسلامیۃ ھالکمب بری انگلینڈ

حسبا پبلیکیشنز۔ نئی دہلی ۱۱۰۰۰۸

IMTIAZ AHMAD KHAN MEMORIAL LIBRARY • 12 MOTILAL NEHRU MARG, NEW DELHI-110011
امتیاز احمد خاں میموریل لائبریری • ۱۲ موتی لال نہرو مارگ نئی دہلی
548
369
211

یَا حَفِیْظُ

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ

ترجمہ: اور پناہ چاہتا ہوں حاسد کے شر سے جب وہ حسد پر آجائے

دِل محل ایمان و معرفت و محبّت ہے نہ محل کینہ و کدورت

(سیّد الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکّی نوّر اللہ مرقدہ)

حسد اور کینہ کا علاج

(قرآن و حدیث کی روشنی میں)

تالیف
حضرت مولانا محمّد ہاشم ابن حسن جوگواڑی مظاہری
خلیفہ مجاز قطب الاقطاب حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی ثم مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہٗ
استاذ الحدیث دار العلوم العربیۃ الاسلامیۃ ہالکمب بری انگلینڈ

صبا پبلیکیشنز
نئی دہلی ۱۱۰۰۰۸

30/-

فہرست مضامین

حسد اور کینہ کا علاج
ایک نظر میں

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

میرے حضرت اور میرے مرشد شیخ الحدیث قطبُ الاقطاب مولانا محمد زکریا صاحب نور اللہ مرقدہٗ جب بقید حیات تھے اس وقت احقر نے ایک رسالہ حسد اور کینہ کا علاج قرآن وحدیث کی روشنی میں شروع کیا تھا حضرت والا نور اللہ مرقدہٗ نے مسرّت کا اظہار فرمایا تھا چنانچہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ایک گرامی نامہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔

حسد اور کینہ کا علاج رسالہ خدا کرے کہ جلدی تالیف ہو کر تمہارے لئے اور پڑھنے والوں کے لئے تمتع کا ذریعہ بنے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے تمہیں بھی مجھے بھی اور میرے دوستوں کو بھی امراضِ ظاہرہ اور باطنہ سے شفا عطا فرماوے اللہ تعالیٰ اپنی رضا ومحبت عطا فرمائے۔

حضرت والا کا یہ گرامی نامہ ۴ر اپریل ۷۶ء تحریر فرمودہ ہے۔

۱۲ سال پہلے رسالہ کی ابتدار تو ہوگئی تھی مگر تکمیل نہ ہوئی تھی اب بنام خدا آج ذیقعدہ ۱۴۰۸ھ مطابق ۲۹ر جون ۸۸ء بروز بدھ اس کی بسم اللہ کر دی اللہ جلّ شانہٗ محض اپنے فضل وکرم سے تکمیل فرمادے۔ آمین۔

اس رسالے میں احقر نے آٹھ باب لکھے ہیں باب اوّل میں سات آیتیں ہیں معتبر تفاسیر سے فوائد لکھے ہیں نیز شانِ نزول بھی لکھا ہے، باب دوم میں ۱۷ حدیثیں لکھی ہیں شروح احادیث سے اکثر احادیث کی شرح لکھی ہے تیسرے باب میں حسد کے سات اسباب لکھے ہیں،

جو احیاء العلوم سے لئے ہیں چوتھا باب معاصرین اور ذوالقربیٰ میں حسد کی کثرت کا بیان ہے پانچویں باب میں اہل آخرت کا ایک دوسرے پر حسد نہ کرنے کا بیان ہے چھٹا باب بزرگوں کے ارشادات ہیں جو کل ۳۵ ہیں بہت اہتمام سے اس کو پڑھیں کہ ہمارے مشائخ نے حسد کی کس قدر مذمت بیان کی ہے ساتویں باب میں حسد اور کینہ کے اٹھارہ[۱۸] علاج لکھے ہیں کہ اس موذی مرض کا علاج بہت ضروری ہے اگر اہتمام سے اس کا علاج کریں تو دل اللہ جل شانہ کی محبت کا محل بن جائے گا آٹھویں باب میں بزرگوں کے بارہ[۱۲] واقعات لکھے ہیں جس میں ہمارے لئے بڑی عبرتیں ہیں۔

اللہ جل شانہ پڑھنے والوں کو نیز احقر کو حسد اور کینہ اور جملہ رذائل سے اجتناب نصیب فرمائے اور اخلاق حمیدہ نصیب فرماوے۔

سارے تصوف کا حاصل یہی ہے کہ انسان رذائل سے پاک ہوکر اخلاقِ حمیدہ سے متصف ہوکر اللہ جل شانہ کا ارشاد قد افلح من تزکیٰ کا مصداق بن کر دونوں جہان کی فلاح اور کامیابی حاصل کرے۔ آمین۔

احقر نے سب سے پہلا رسالہ "بدنظری کا علاج" قرآن وحدیث کی روشنی میں تقریباً انیس[۱۹] سال قبل تالیف کیا تھا اب پھر اس کا جدید ایڈیشن جس میں پانچ ابواب کا اضافہ کرکے کل بارہ ابواب پر مشتمل رسالہ طبع ہو چکا ہے اور اس سے پہلے جبکہ ہمارے یہاں دارالعلوم العربیۃ الاسلامیہ کے پانچ جلیل القدر اساتذہ کرام ایکسیڈنٹ کے حادثہ میں شہید ہو گئے تھے اس وقت ایک رسالہ فضائل شہدا قرآن و حدیث کی روشنی میں لکھا تھا اب یہ چوتھا رسالہ جو آپ کے ہاتھوں میں ہے اس کا نام بھی حسد اور کینہ

کا علاج قرآن وحدیث میں تجویز کرتا ہوں جو اغلاط اپنی نااہلیت اور سوءِ فہم سے ہوگئی ہیں اللہ جل شانہٗ اس کو معاف فرمادیں آپ حضرات سے عاجزانہ گذارش ہے کہ ناچیز بندے کو بھی مطلع فرماکر ممنون فرمادیں۔

آمین

فقط والسلام

ناکارہ **ہاشم ابن حسن** عفی اللہ عنہ

خادم دارالعلوم العربیہ الاسلامیہ ہالکمب یوکے

پہلا باب

آیات حسد کی برائی کے بیان میں

آیت نمبر ۱ :- اَمْ لَهُمْ نَصِيبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَإِذًا لَّا يُؤْتُونَ النَّاسَ نَقِيرًا ● اَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلٰى مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ فَقَدْ اٰتَيْنَا اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاٰتَيْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِيْمًا ● فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ صَدَّ عَنْهُ ط وَكَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِيْرًا ●

خلاصہ تفسیر مع ترجمہ :- ہاں کیا ان کے پاس کوئی حصہ ہے سلطنت کا سو ایسی حالت میں تو اور لوگوں کو ذرا سی چیز بھی نہ دیتے یا دوسرے آدمیوں سے (جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) ان چیزوں پر حسد کرتے ہیں یعنی جلتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں سو (آپ کو ایسی چیز کا مل جانا کوئی نئی بات نہیں کیونکہ) ہم نے (پہلے سے) حضرت ابراھیم علیہ السلام کے خاندان (والوں کو) کتاب (آسمانی) بھی دی ہے اور علم بھی دیا ہے اور ہم نے ان کو بڑی بھاری سلطنت بھی دی ہے۔

(چنانچہ بنی اسرائیل میں بہت سے انبیاء گذرے ہیں بعض انبیاء سلاطین بھی ہوئے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کا کثیر الازدواج ہونا معلوم و مشہور ہے اور یہ سب اولادِ

ابراہیم میں ہیں تو آپ کو یہ نعمتیں اور عطیات مل گئے تو تعجب کی کیا بات ہے ؟)

سو (ان انبیاء علیہم السّلام کے زمانہ میں بھی جو خاندان ابراہیم علیہ السّلام سے گذر چکے ہیں جو لوگ موجود تھے) ان میں سے بعضے تو اس (کتاب و حکمت) پر ایمان لائے اور بعضے ایسے تھے کہ اس سے روگرداں ہی رہے (پس اگر آپ کی رسالت و قرآن پر آپ کے زمانہ کے بعضے لوگ ایمان نہ لائیں تو کوئی رنج کی بات نہیں) اور (ان کفار و معترضین کو اگر دنیا میں سزا کم بھی ہو یا نہ ہو تو کیا ہوا ان کے لئے آخرت میں) دوزخ کی آتشِ سوزاں (سزا) کافی ہے۔

یہودیوں کے حسد کرنے پر شدید مذمّت

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جو علم و فضل اور جاہ و جلال عطا کیا تھا اس پر یہودی حسد کرتے تھے یعنی جلتے تھے اللہ تعالیٰ نے سورۃ نساء کی آیت نمبر ۵۳ و ۵۴ میں ان کے اسی حسد و بغض کی شدید مذمّت کی ہے اور ان کے حسد کو نامعقول قرار دیتے ہوئے دو وجہیں بیان کی ہیں ایک وجہ آیت نمبر ۵۳ میں بیان کی اور دوسری آیت نمبر ۵۴ میں۔

لیکن دونوں کا حاصل ایک ہے یعنی تمہارا حسد کس بات پر ہے اگر اس بات پر ہے کہ اصل صاحبِ سلطنت تم ہو تمہاری ہی سلطنت ان کو مل گئی اس کا غلط ہونا تو کھلا ہوا ہے کہ تم سلطنت سے خود محروم ہو اور تمہیں کچھ حصہ سلطنت کا مل جاتا تو تم ایک کوڑی بھی کسی کو نہ دیتے۔

اور اگر تمہارا حسد اس پر ہے کہ گو سلطنت ہمارے پاس سے ان کے پاس نہیں گئی پھر بھی ان کو کیوں ملی ان کو سلطنت سے کیا علاقہ تو اس کا جواب یہ دیا کہ یہ بھی انبیاء کے خاندان سے ہیں جن میں سلطنت پہلے سے ہوتی آئی ہے کسی اجنبی جگہ سلطنت نہیں آئی لہٰذا تمہارا حسد کرنا نا معقول ہے۔

(حوالہ معارف القران جلد دوم ص ۴۳۷)

شان نزول

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ ان آیات کے فوائد کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں

یہود اپنے خیال میں، جانتے تھے کہ پیغمبری اور دین کی سرداری ہماری میراث ہے اور ہم ہی کو لائق ہے۔ اس لئے عرب کے پیغمبر کی متابعت سے عار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آخر حکومت اور بادشاہت ہمیں کو پہنچ کر رہے گی برائے چندے اوروں کو مل جائے تو کچھ مضائقہ نہیں اس پر یہ آیت نازل ہوئی مطلب آیت کا یہ ہے کہ کیا یہود کا کچھ حصہ ہے سلطنت میں یعنی ہرگز نہیں اگر یہ حاکم ہو جائیں تو لوگوں کو تل برابر بھی نہ دیں یعنی ایسے بخیل ھیں کہ بادشاھت میں فقیر کو تل برابر بھی نہ دیں۔

یہود کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حسد

یہود حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب پر اللہ کے فضل و انعام کو دیکھ کر حسد میں مرے جاتے ہیں سو یہ تو بالکل ان کی بے ہودگی ہے کیوں کہ ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے میں کتاب اور علم اور سلطنت عظیم عنایت کی ہے پھر یہود آپ کی نبوّت اور عزت پر کیسے حسد اور انکار کرتے ہیں اب بھی تو ابراھیم علیہ السلام ہی کے گھر میں ہے۔

حاسدین کے لئے دوزخ کی بھڑکتی آگ کافی ہے:

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے گھرانے میں خدا تعالیٰ نے ہمیشہ بزرگی دی ہے اور اب بھی اسی کے گھرانے میں ہے سو جو کوئی بلا وجہ محض حسد سے اس کو نہ مانے اس کو جلانے کے لئے دوزخ کی بھڑکتی آگ کافی ہے۔

(فوائد عثمانی ص۱۱۱)

صاحب تفسیر مدارک تحریر فرماتے ہیں وَکَانُوا یحسدونھم علیٰ مَا اٰتھم اللہ من النصرۃ والغلبۃ وازدیاد الغرو التقدم کل یوم۔ تفسیر مبارک ص۲۲۔ ترجمہ:۔ یعنی یہود نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین پر حسد کرتے ہیں ان نعمتوں پر جو اللہ جل شانہ کی طرف سے نصرۃ اور مدد اور کفار و مشرکین پر غلبہ اور روز افزوں عزت اور آئے دن یومیہ ترقیات عطا ہوئی ہیں:۔ انتہی کلامہ خلاصہ یہ کہ ان نعمتوں پر ان یہودیوں کو حسد نہ کرنا چاہیئے کہ حسد پر نتیجہ دنیا میں دل کے جلنے کے علاوہ آخرت میں بھڑکتی ہوئی آگ کافی ہے۔

حسد بخل سے زیادہ بُرا ہے

تفسیر مبارک کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ حسد یہودیوں کی اپنے مال و دولت میں بخل کرنے سے زیادہ بُری ہے اس لئے کہ بخل ان ہاتھوں میں جو نعمتیں ہیں ان کو روکنا ہے اور حسد ان چیزوں کو روکنا ہے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور ان پر اعتراض کرنا ہے۔

علیٰ ما اٰتھم اللہ من فضلہ: علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اس آیت کی تفسیر یہ کی ہے کہ اللہ جلّ شانہٗ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو

418 عقائد

اپنے فضل سے جو نبوۃ اور کثرت نساء عطا کی ہے اس پر حسد کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں لو کان نبیا لا شتغل عن النساء۔ یعنی اگر آپ نبی ہوتے تو عورتوں سے بے پروائی کرتے (تفسیر جلالین ص۷۸)

اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ۔ النّاس کی تفسیر میں مختلف اقوال

علّامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ ابنِ عبّاس اور مجاھد رضی اللہ عنہم نے یہ تفسیر کی ہے کہ یہود نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوّۃ کی وجہ سے حسد کرتے ہیں اور صحابہ پر نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوۃ پر ایمان لانے کی وجہ سے حسد کرتے ہیں۔

ضحّاک فرماتے ہیں کہ یہود قریش سے حسد رکھتے ہیں اس لئے کہ نبوّۃ قریش میں آئی قتادہ فرماتے ہیں کہ الناس سے عرب مراد ہیں یعنی یہود عرب پر حسد کرتے ہیں اس لئے کہ عرب میں نبوّت اللہ تعالیٰ نے عطا کی ہے۔ (تفسیر قرطبی جلد ۵ صفحہ ۲۵۱)

عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہما کی تفسیر:

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا المعنیٰ اَمْ یَحْسُدُوْنَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَا اَحَلَّ اللہُ لَہٗ مِنَ النِّسَاءِ فَیَکُوْنُ الْمُلْکُ الْعَظِیْمُ عَلٰی ھٰذَا اَنَّہٗ اَحَلَّ لِدَاوٗدَ تِسْعًا وَّتِسْعِیْنَ اِمْرَءَۃً وَّلِسُلَیْمَانَ اَکْثَرَ مِنْ ذَالِکَ۔

ترجمہ:۔ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے آیت کی تفسیر اِس طرح نقل کی گئی ہے کہ کیا یہود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بناء پر

حسد کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہٗ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے عورتیں حلال کیں پس ملک عظیم اسی بناء پر ہوا کہ اللہ جلّ شانہٗ نے داؤد علیہ السّلام کے لئے ۹۹ عورتیں حلال کیں اور سلیمان علیہ السّلام کے لئے اس سے بھی زیادہ حلال ہوئیں۔ (حوالا بالا ایضا)

حضور اقدس صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف سے یہود کے اعتراض کا الزامی جواب

علّامہ طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

مراد وہ ملک اور تحلیل نساء ہے جو سلیمان علیہ السّلام کو عطا کیا گیا اور یہود کا قول کہ اگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہوتے تو عورتوں کی کثرت کی طرف رغبت نہ کرتے اور نبوۃ عورتوں سے بے نیاز کر دیتی، ان کے اس قول کی تردید اور تکذیب ہے پھر اللہ جلّ شانہٗ نے یہود کو توبیخ کرتے ہوئے داؤد اور سلیمان علیہما السّلام کے پاس ملک اور تحلیل نساء کی خبر دی چنانچہ یہودیوں نے اقرار کیا کہ ہاں سلیمان علیہ السّلام کے پاس ہزار عورتیں تھیں پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا واقعی ان کے پاس ہزار عورتیں تھیں انہوں نے جواب دیا ہاں ان کے پاس تین ؁ سو عورتیں منکوحہ تھیں اور سات ؁ سو باندیاں تھیں اور داؤد علیہ السّلام کے پاس ؁ سو عورتیں تھیں پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے فرمایا کہ کیا ایک کے پاس ہزار اور ایک کے پاس سو عورتیں زیادہ ہیں یا یہ نو عورتیں زیادہ ہیں چنانچہ یہود چُپ ہو گئے یاد رہے اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت نو بیویاں تھیں۔

(حوالا بالا ایضاً)

توجیہ کثرتِ نساء سلیمان علیہ السلام

فائدہ:- بعض علماء فرماتے ہیں کہ انبیاء فرماتے ہیں کہ انبیاء میں سب سے زیادہ عورتیں سلیمان علیہ السلام کے پاس تھیں اس لئے کہ اللہ جل شانہٗ نے آپ کو ۴۰ نبیوں کی قوۃ عطا فرمائی تھی اور قاعدہ ہے کُلُّ مَنْ اَقْوٰی فَھُوَ اَکْثَرُ نِکَاحًا یعنی جو سب میں قوی ہو وہ اکثر نکاحا ہوتا ہے نیز آپ کا مقصود کنبہ کی کثرت تھی اس لئے کہ ہر عورت کیلئے دو قبیلے ہوتے تھے ایک قبیلہ باپ کی طرف سے اور ایک قبیلہ ماں کی طرف سے پھر ہر عورت کے دونوں قبیلہ آپ کی طرف متوجہ ہوتے تھے جو آپ کے دشمنوں کے مقابلہ میں امداد کرتے تھے۔ (حوالا بالا ایضا)

متقی اور پرھیزگار آدمی میں شہوت کی زیادتی کی وجہ

فائدہ: علماء فرماتے ہیں کہ جو شخص جتنا زیادہ متقی ہو اسکی شہوت اتنی ہی زیادہ ہوتی ہے اس لئے کہ جو شخص متقی نہیں ہوتا ہے اس کی شہوت نظر اور لمس سے ضائع ہوتی رہتی ہے جیساکہ روایت ہے کہ: اَلْعَیْنَانِ تَزْنِیَانِ وَالْیَدَانِ تَزْنِیَانِ ترجمہ: یعنی آنکھیں اور ہاتھ زنا کرتے ہیں پھر جب نظر اور لمس قضاء شہوت کی ایک نوع ہے تو جماع قلیل ہو جائے گا اور متقی شخص نہ اجنبیہ کی طرف نظر کرتا ہے نہ لمس کرتا ہے تو اس کی شہوت مجتمع رہتی ہے لہٰذا متقی بکثرت جماع کرتا ہے۔

جماع قلب کو صاف کرتا ہے

ابو بکر وراق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کُلُّ شَھْوَۃٍ تُقْسِیِ الْقَلْبَ اِلَّا الْجِمَاعَ فَاِنَّہٗ یُصَفِّیِ الْقَلْبَ وَلِھٰذَا کَانَ

الْاَنْبِيَاءَ يَفْعَلُوْنَ ذَالِكَ یعنی ہر شہوت دل کو سخت کر دیتی ہے سوائے جماع کے اس لئے کہ جماع دل کو صاف کرتا ہے اسی وجہ سے انبیاء جماع کرتے تھے (حوالا بالا ایضا)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ابراھیمی ھیں پھر حسد کیوں

حضرت مولانا عبد الماجد دریابادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:
وَاٰلَ اِبْرَاهِيْمَ اور اس نسلِ ابراہیم کی دو شاخیں ہیں بنی اسرائیل، اور بنی اسمٰعیل یہاں یہود کو یاد دلایا گیا ہے کہ ہماری نعمتوں کے وعدے تو کل نسلِ ابراہیمی سے ہیں نہ کہ اس کی ایک ہی شاخ سے پھر تم تنہا اپنے ہی کو ان نعمتوں کا حقدار کیسے سمجھنے لگے ہو اور جب ایک اسمٰعیلی کو یہ نعمتیں مل رہی ہیں تو تمہیں اس پر حسد اور حیرت کیوں ہے اَلْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ دونوں روحانی نعمتیں ہیں ان کا ذکر ایک ساتھ ہے اور ملک عظیم دنیوی نعمت ہے اس کا ذکر الگ کر کے کیا ہے۔

(تفسیر ماجدی ص ۱۹۶)

آیت نمبر ۲:- وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝ ترجمہ اور پناہ لیتا ہوں حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

حسد سے جادو کرنا

یہ سورۂ فلق کی آخری آیت ہے حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں تیسری چیز خصوصیت کے ساتھ جو ذکر کی گئی وہ حاسد اور حسد ہے اس کی تخصیص کی وجہ بھی یہی دونوں ہو سکتی ہیں کیوں کہ آپ پر جادو کرنے کا اقدام اسی حسد کے سبب سے ہوا یہود اور منافقین آپ کی اور

مسلمانوں کی ترقی کو دیکھ کر جلتے تھے اور ظاہری جنگ و قتال میں آپ پر غالب نہیں آسکتے تو جادو کے ذریعہ اپنی حسد کی آگ بجھانا چاہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاسد دنیا میں بے شمار تھے اس لئے بھی خصوصیت سے پناہ مانگی گئی نیز حاسد کا حسد اس کو چین سے نہیں بیٹھنے دیتا وہ اس کو ہر وقت نقصان پہنچانے کے درپہ رہتا ہے اس لئے یہ ضرر شدید بھی ہے۔

زمین و آسمان میں سب سے پہلا گناہ حسد ہے

حسد کی تعریف:۔ حسد کہتے ہیں کسی کی نعمت و راحت کو دیکھ کر جلنا اور یہ چاہنا کہ اس سے یہ نعمت زائل ہو جائے چاہے اس کو بھی حاصل نہ ہو یہ حسد حرام اور گناہِ کبیرہ ہے اور یہ سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں کیا گیا اور سب سے پہلا گناہ ہے جو زمین میں کیا گیا کیوں کہ آسمان میں ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام سے حسد کیا اور زمین پر ان کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل سے حسد کیا (قرطبی)

غبطہ: حسد سے ملتا جلتا غبطہ ہے جس کے معنی یہ ہے کہ کسی کی نعمت کو دیکھ کر یہ تمنا کرنا کہ یہ نعمت مجھے بھی حاصل ہو جائے یہ جائز ہے بلکہ مستحسن ہے۔

اندھیری جادو اور حسد سے پناہ

یہاں تین چیزوں سے خصوصی پناہ مانگنے کا ذکر ہے مگر پہلی اور تیسری میں تو ایک قید کا ذکر کیا گیا پہلی غاسق کے ساتھ اذا وقب فرمایا اور تیسری میں حاسد کے ساتھ اذا حسد فرمایا اور درمیانی چیز یعنی جادو کرنے والوں میں کوئی قید

ذکر نہیں فرمائی سبب یہ ہے کہ جادو کی مضرت عام ہے اور رات کی مضرت اسی وقت ہوتی ہے جب اندھیری پوری ہو جائے اور اسی طرح حاسد کا حسد جب تک وہ اپنے حسد کی وجہ سے کسی ایذا پہنچانے کا اقدام نہ کرے اس وقت تک اس کا نقصان خود اسی کی ذات کو پہنچتا ہے کہ دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر جلتا کڑھتا ہے البتہ محسود کو اس کا نقصان اس وقت پہنچتا ہے جبکہ وہ مقتضائے حسد پر عمل کر کے ایذا رسانی کی کوشش کرے اس لئے پہلی اور دوسری چیز میں یہ قیدیں لگا دی گئیں۔

(معارف القرآن جلد ۸ صفحہ ۸۴۹)

حسد عظیم الشان گناہ ہے

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس سورۃ فلق سے یہ بات معلوم ہوئی کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہر شر کا خالق ہے اور اپنے نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام شرور سے پناہ مانگنے کا امر فرمایا چنانچہ فرمایا "مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" اور ان شرور کا خاتمہ حسد پر فرمایا جس میں تنبیہ ہے اس بات پر کہ حسد عظیم الشان گناہ ہے اور اس کا ضرر اور نقصان کثیر ہے (قرطبی جلد ۲۰ صفحہ ۲۶۰)

رَوَی الترمذی عَنْ عُقبۃ بن عامر الجھنی عن النّبیِ صلّی اللہ علیہ وسلّم قال لَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیَّ اٰیاتٍ لَمْ یُرَمِثْلُھُنَّ "قل اعوذ برب الناس" الیٰ آخِرِ السُّورۃِ و "قل اعوذ برب الفلق" الیٰ آخر السّورۃ قال ھٰذا حدیث حسن صحیح ورواہ مسلم (حوالہ بالا ایضاً)

ترجمہ: عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہٗ نے

مجھ پر ایسی آیات نازل فرمائیں کہ اس جیسی آیات نہیں دیکھی گئیں قل اعوذ برب الناس آخری سورت تک اور قل اعوذ برب الفلق آخری سورت تک۔

شانِ نزول

مولانا عبدالماجد دریابادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شانِ نزول کی روایتوں میں ہے کہ بعض یہودی عورتوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ منتر پڑھ کر سحر کر دیا تھا اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آیتوں کو پڑھ پڑھ کر اس سحر کو باطل کر دیا۔

سحر سے متاثر ہو جانا یہ نبوۃ کے منافی نہیں ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سحر سے جو مادیات ہی کی ایک سفلی قسم ہے متاثر ہو جانا بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے ذات الجنب سے یعنی ملیریا سے درد اعصاب سے متاثر ہو جانا اور اس میں منافی نبوت ہونے کا کوئی ادنیٰ پہلو بھی نہیں۔

حق و باطل کا معیار

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اسبابِ طبعی سے اہلِ باطل کا اثر اہلِ حق پر بھی پڑ سکتا ہے اور ایسی تاثیرات حق و باطل کا معیار ہرگز نہیں بن سکتیں۔

بہت بڑے سبب سے پناہ چاہنا

دنیوی مخالفتوں اور عداوتوں کی تہ میں عموماً اور اکثر حسد بھی کام کرتا ہے حسد کی کارفرمائیوں سے پناہ چاہنا دنیوی

تکالیف کے اسباب میں سے ایک بہت بڑے سبب سے پناہ چاہ لینا ہے (تفسیر ماجدی ص ۱۲۱۵)

مخفی شر بہت سخت ہوتا ہے

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں پناہ چاہتا ہوں بدی سے حسد کرنے والے کی جب اپنے حسد کو ظاہر کرے اور اس کے موافق عمل میں لاوے اور یہ قید اس واسطے ہے کہ حاسد جب تک کہ اپنے حسد کو چھپاتا ہے تو اس چیز کا ضرر اس کی طرف پہنچتا ہے اور یہیں سے معلوم ہوا کہ حسد سب برائیوں سے زیادہ بُرا ہے اور حقیقت میں جو شر تمام عالم میں پیدا ہوتا ہے سو یہ ارادے اور اختیار والوں سے ظہور میں آتا ہے جیسے لوٹ، قتل، ظلم، تاوان لینا اور سحر اور سوائے اسکے یا غیر ذوی الارادہ اور اور اختیار کے طبیعتوں سے جیسے غرق ہونا پانی میں یا جلنا آگ میں اور سوائے اس کے اور سب بدیوں سے بُری بدی اختیار اور ارادہ والوں کی ہے اور جڑ ان سب برائیوں کی حسد ہے اسی واسطے کہا ہے کہ اول گناہ جو آسمان میں واقع ہوا ابلیس کا حسد تھا حضرت آدم علیہ السلام سے اور اول گناہ جو زمین پر صادر ہوا قابیل کا حسد تھا ہابیل سے باقی رہے یہاں دو سوال اول تو یہ کہ جو پہلے تمام شروں سے مخلوقات کی پناہ مانگی گئی تو بس جادوگروں اور حاسدوں اور تاریکیوں کی تفصیل کرنے کی حاجت نہ رہی تھی پھر کس واسطے ان تین چیزوں کا خاص ذکر فرمایا جواب اس کا یہ ہے کہ ان تینوں گروہوں کا شر پوشیدہ اور چھپا ہوتا ہے بخلاف دوسری مخلوقات کے شر کے کہ وہ ظاہر اور کھلا ہوتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ پوشیدہ شر بہت سخت ہوتا ہے

کھلے شر سے اسی واسطے پناہ مانگنا ان سے خاص کر کے ضروری ہوا۔

(تفسیر عزیزی ص۲۴۳)

آیت نمبر ۳ : اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا۔ ترجمہ : اللہ جل شانہٗ منافقین کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ (اے مسلمانوں) اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو ان منافقین کو بُری معلوم ہوتی ہے اور اگر تم کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس پر خوشی مناتے ہیں۔

فائدہ : امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ فرح شماتت یعنی خوشی منانا ہے اور شماتت اور حسد دونوں لازم و ملزوم چیزیں ہیں۔

آیت نمبر ۴ :- وَدَّ كَثِيْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّوْنَكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ۔ ترجمہ : ان اہل کتاب میں سے بہتیرے دل سے یہ چاہتے ہیں کہ تم کو تمہارے ایمان لائے پیچھے پھر کافر کر ڈالیں محض حسد کی وجہ سے جو کہ خود ان کے دلوں ہی سے ہے حق واضح ہوئے پیچھے (بیان القرآن)

فائدہ : امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان اہل کتاب کا مسلمانوں سے نعمتِ ایمان کے زوال کو محبوب رکھنا یہ حسد ہے۔

(احیاء علوم الدین ص۱۸۹)

آیت نمبر ۵ :- وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا اُوْتُوْا :

ترجمہ :- اور (یہ انصار حضرات ایسے ہیں) کہ مہاجرین حضرات کو جو کچھ ملتا ہے اس سے اپنے دلوں میں کوئی رشک نہ پاتے۔

فائدہ :- امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین کو جو کچھ

نعمتیں عطا ہوئی ہیں انصار کے دلوں میں اس سے کچھ تنگی نہیں ہوتی اور نہ ان کو غم ہوتا ہے اللہ جل شانہ نے انصار کے دلوں میں حسد نہ ہونے کی تعریف فرمائی۔

آیت نمبر ۶ :- كَانَ النَّاسُ أُمَّةً وَاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيِّينَ مُبَشِّرِينَ وَمُنْذِرِينَ وَأَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ فِيمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ وَمَا اخْتَلَفَ فِيهِ إِلَّا الَّذِينَ أُوتُوهُ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمُ الْبَيِّنَاتُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ فَهَدَى اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا لِمَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِهِ وَاللّٰهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ۝ ترجمہ : سب آدمی ایک ہی طریق کے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے پیغمبروں کو بھیجا جو کہ خوشی سناتے تھے اور ڈراتے تھے اور ان کے ساتھ کتابیں بھی ٹھیک طور پر نازل فرمائیں اس غرض سے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں میں ان کے امورِ اختلافیہ میں فیصلہ فرما دیویں اور اس کتاب میں اختلاف اور کسی نے نہیں کیا مگر صرف ان لوگوں نے جن کو وہ کتاب ملی تھی بعد اس کے کہ ان کے پاس دلائلِ واضحہ پہنچ چکے تھے باہمی حسد ضدا ضدی کی وجہ سے پھر اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو وہ امر حق جس میں اختلاف کیا کرتے تھے بفضلہٖ تعالیٰ بتلا دیا اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہتے ہیں اس کو راہِ راست بتلا دیتے ہیں (بیان القرآن ص۱۲۰ جلد ۱)

فائدہ : ایک زمانہ میں سب آدمی ایک ہی طریق کے تھے کیوں کہ اول دنیا میں حضرت آدم علیہ السلام مع اپنی بی بی کے تشریف لاتے اور جو اولاد ہوتی گئی ان کو دینِ حق کی تعلیم فرماتے رہے اور وہ ان کی تعلیم پر عمل کرتے رہے ایک مدت اسی حالت میں گذر گئی پھر اختلافِ طبائع سے اغراض

میں اختلاف ہونا شروع ہوا حتیٰ کہ ایک عرصہ کے بعد اعمال وعقائد میں اختلاف کی نوبت آگئی۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض مفسرین نے بَغْیًا کی تفسیر حسد سے کی ہے۔

آیت نمبر ۷:- وَمَا تَفَرَّقُوْا اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَ هُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ

ترجمہ:- ان اہلِ کتاب نے آپس میں اختلاف نہیں کیا۔ مگر اس کے بعد کہ ان کے پاس علم آچکا آپس میں حسد کی وجہ سے۔

فائدہ: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اہلِ کتاب کو علم اللہ جل شانہٗ نے اس لئے دیا کہ اِس علم کی روشنی میں لوگوں میں جمعیت ومودت پیدا کریں اور علماء آپس میں مجتمع رہیں مگر ایک دوسرے پر حسد کرنے لگے اور ہر ایک اپنی اپنی مرجعیت اور حبِ جاہ میں گرفتار ہوگئے۔ اور حسد کی آگ میں جلنے لگے۔

حسد کی مذمت کے بارے میں یہ سات آیتیں کافی ہیں اور بھی آیات وارد ہوئی ہیں عمل کرنے والے کے لئے اشارہ بھی کافی ہوا کرتا ہے بس ان سات آیات پر اکتفا کرتا ہوں اب دوسرے باب میں احادیث نقل کرتا ہوں اللہ جل شانہٗ عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

آمین

دوسرا باب

احادیث: حسد کی مذمت کے بیان میں

حدیث ۱: روی انسؓ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَلْحَسَدُ مَذْمُوْمٌ وَصَاحِبُہٗ مَغْمُوْمٌ وَھُوَ یَاکُلُ الْحَسَنَاتِ کَمَا تَاکُلُ النَّارُ الْحَطَبَ ..... (تفسیر القرطبی جلد ۵ صفحہ ۲۵۱)

ترجمہ :- حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حسد بُری چیز ہے اور حاسد غم زدہ رہتا ہے اور حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو جلا کر بھسم کر دیتی ہے۔

حسد منافق کرتا ھے

حدیث ۲: ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن یَغْبِطُ وَالْمُنَافِقُ یَحْسُدُ مومن غبطہ کرتا ہے اور منافق حسد کرتا ہے۔

(حوالہ بالا ایضا جلد ۲ صـ۲۵۹)

تین ۳ اشخاص کی دُعا قبول نہیں ھوتی:

حدیث ۳: روی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلاثہ لا یُستجاب دُعائھم آکِلُ الْحَرَامِ ومُکْثِرُ الْغِیْبَۃِ وَمَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ غِلٌّ اَوْحَسَدٌ لِلْمُسْلِمِیْنَ : (حوالہ بالا ایضا)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ تین آدمیوں کی

دُعا قبول نہیں ہوتی (اوّل) حرام کھانے والا (ثانی) بکثرت غیبت کرنے والا (ثالث) اور جس شخص کے دل میں مسلمانوں کی طرف سے حسد اور کینہ ہو

ترجمۃ الباب لامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

باب ما ینہی عن التحاسد والتدابر وقولہ تعالیٰ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ۔

۲۱۱ے

یعنی یہ باب ہے ان روایتوں کے بارے میں جن میں ایک دوسرے سے حسد اور قطع تعلق سے روکا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد اور پناہ چاہتا ہوں حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے بخاری شریف جلد ثانی میں یہ ترجمۃ الباب منعقد کیا ہے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ ــــ اس باب کے ماتحت تحریر فرماتے ہیں کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ جل شانہٗ کا ارشاد وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ سے تنبیہ کردی اس بات پر کہ حسد دو آدمی یا دو سے زائد آدمی پر منحصر نہیں ہے بلکہ حسد بذات خود مذموم اور منہی عنہ ہے اگرچہ ایک آدمی کی جانب سے واقع ہو

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اس باب میں دو حدیثیں ذکر کی ہیں۔

چند برائیوں کی ممانعت

حدیث ۲۷ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا۔

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم بدگمانی سے بچو اس لیئے کہ سب سے جھوٹی بات بدگمانی ہے اور لوگوں کے ظاہری عیوب تلاش نہ کرو اور نہ لوگوں کے باطنی عیوب تلاش کرو اور نہ ایک دوسرے سے حسد رکھو اور نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ ایک دوسرے سے پیٹھ پھیرو اور تم اللہ کے بندو آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔

اس حدیث پاک میں چند مضامین وارد ہوئے ہیں۔

پہلا مضمون اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ : حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بدگمانی سے بچنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے گمان کی تحقیق سے بچو جو مظنون بہ یعنی جس کے ساتھ بدگمانی کی جارہی ہے اس کو ضرر لاحق ہو وہ ظن مراد نہیں ہے جس پر احکام کا دارومدار ہو اور اسی طرح اول ظن جو وسوسہ کے درجہ میں ہو جس کا دفع کرنا ممکن نہ ہو یہاں مراد نہیں ہے اس لئے کہ وسوسہ کو اللہ جل شانہ نے معاف رکھا ہے (مُلَخَّصًا)

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ کا قول

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث پاک میں ظن سے مراد وہ تہمت ہے جس کا کوئی سبب نہ ہو جیسے کسی ایسے شخص پر زنا کی تہمت رکھے جس کے کوئی آثار ظاہر نہ ہوں ۔ کیوں کہ جب اول تہمت کا وسوسہ آتا ہے تو پھر آدمی اس کی تفتیش کرتا ہے اور اس کے درپہ ہوتا ہے لہٰذا حدیث پاک میں ممانعت فرمائی۔

بدگمانی سے بچو

اور یہ حدیث موافق ہے اللہ جل شانہ کا ارشاد اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ

لِاَنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا۔

ترجمہ۔ اللہ جلّ شانہٗ فرماتے ہیں اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعضے گمان گناہ ہوتے ہیں اور سراغ مت لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کرے (بیان القرآن)

اور دوسرا مضمون یہ ہے کہ لوگوں کے ظاہری اور باطنی عیوب تلاش نہ کرو۔

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علامہ کرمانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لَا تَحَسَّسُوْا اور لَا تَجَسَّسُوْا دونوں ایک ہی معنی میں ہے علامہ ابن الانباری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دوسرا پہلے کی تاکید ہے۔ علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ ان دونوں قولوں کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ دونوں کے درمیان فرق ہے اس لئے کہ شارع کے کلام میں دونوں میں فرق ہے دونوں میں کیا فرق ہے علماء کے تین قول ہیں۔

پہلا قول امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے یحیی ابن ابی کثیر سے نقل کیا ہے کہ لَا تَجَسَّسُوْا یعنی لوگوں کے عیوب تلاش نہ کرو اور لَا تَحَسَّسُوْا کا معنیٰ لوگوں کی باتوں کی طرف کان نہ لگاؤ۔

دوسرا قول علامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ لَا تَجَسَّسُوْا یعنی لوگوں کے باطنی عیوب تلاش نہ کرو اور لَا تَحَسَّسُوْا یعنی ظاھری عیوب تلاش نہ کرو۔

اور تیسرا قول ثعلبؒ کا ہے فرماتے ہیں اول کا معنیٰ دوسرے کی وجہ سے کسی کا عیب تلاش کرنا اور دوسرے کا معنیٰ خود اپنے لئے کسی کا عیب تلاش کرنا۔ (عمدۃ القاری جلد ۲۲ صـ۱۳۶)

خلاصۂ کلام یہ کہ اس مضمون میں ساری باتیں شامل ہیں یعنی نہ لوگوں کے

عیوب کے در پے ہوں نہ ان کی باتوں کو بنظرِ تجسس چپکے سے کان لگا کر سنو نہ ان کے ظاہری باطنی عیوب تلاش کرو، نہ اپنے لئے نہ دوسروں کے لئے اور اپنے دل کو پاک صاف رکھو۔

اور تیسرا مضمون اس حدیث پاک میں یہ ہے کہ ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔

حسد کی تعریف اور اس کے متعلقات:

علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں حسد کہتے ہیں کسی کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنا پھر اگر وہ اس کے چھننے کی کوشش کرے تو ایسا شخص ظالم ہے اور اگر وہ حاسد ظالم اس کو چھننے سے عاجز ہے تو وہ ایسا قصد کرنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا اور اگر وسوسہ کے درجہ میں ہے کہ اس کے مقتضاء پر عمل نہیں کرتا ہے اور نہ زبان سے ظاہر کرتا ہے تو وہ معذور ہے اور اس پر گناہ مترتب نہیں ہوتا کیونکہ ایک مرفوع روایت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ثَلَاثٌ لَا يَسْلَمُ مِنْهَا اَحَدٌ الطِّيَرَةُ وَالظَّنُّ وَالْحَسَدُ قِيْلَ فَمَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ: اِذَا تَطَيَّرْتَ فَلَا تَرْجِعْ وَاِذَا ظَنَنْتَ فَلَا تُحَقِّقْ وَاِذَا حَسَدْتَ فَلَا تَبْغِ -

ترجمہ: حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تین چیزیں ایسی ہیں جس سے کوئی مسلمان سالم نہیں رہتا ہے بد فالی گمان اور حسد۔ کسی نے پوچھا یا رسول اللہ ان تین چیزوں سے چھٹکارا کیسے حاصل ہو سکتا ہے فرمایا جب تمہیں اثناءِ سفر میں بد فالی کا وسوسہ گذرے تو سفر کو چھوڑ کر واپس گھر کی طرف نہ لوٹ جاؤ اور جب تمہیں کسی سے بدگمانی ہو تو اس کو اس کے حق میں ثابت نہ رکھو (بلکہ حسنِ ظن قائم کرلو) اور جب تمہیں کسی سے حسد

ہو تو اس کے در پہ نہ ہو۔

حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص ایسا نہیں جس میں حسد نہ ہو پھر حسد اس کو ظلم اور زیادتی پر آمادہ نہیں کرتا ہے تو پھر اس کا کچھ نقصان نہیں۔

چوتھا مضمون ایک دوسرے سے اعراض نہ کرو

اور چوتھا مضمون اس حدیث پاک میں یہ ہے کہ لاتدابروا: یعنی ایک دوسرے سے اعراض نہ کرو

لاتدابروا کے مطلب میں علماء کے مختلف اقوال

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کے مطلب میں علماء کے چند اقوال ہیں پہلا قول علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کوئی مسلمان دوسرے سے اعراض کر کے قطع تعلق نہ کرے دوسرا قول علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پیٹھ پھیرنے کو اعراض سے تعبیر کیا جاتا ہے اس وجہ سے کہ جو شخص کسی سے بغض رکھتا ہے وہ اس سے اعراض کرتا ہے اور جو اعراض کرتا ہے وہ شخص اپنی پیٹھ اس کی طرف کرتا ہے اور محبت کرنے والا اس کے خلاف کرتا ہے یعنی محبوب کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔

تیسرا قول بعض علماء فرماتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دو۔

چوتھا قول علامہ مازریؒ فرماتے ہیں کہ ایک دوسرے سے دشمنی

نہ رکھو۔

پانچواں قول قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :- معنی یہ ہیں لا تجادلوا ولٰکن تعاونوا ایک دوسرے سے جدال نہ کرو بلکہ ایک دوسرے کا تعاون کرو۔

چھٹا قول امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا ہے وہ فرماتے ہیں کہ اعراض عن السلام مراد ہے جیسا کہ حدیث کا ایک جزء ہے "یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ھٰذَا وَیُعْرِضُ ھٰذَا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَءُ بِالسَّلَامِ یعنی دونوں ملتے ہیں پھر ایک دوسرے سے اعراض کرتے ہیں حالانکہ ان دونوں میں وہ شخص بہتر ہے جو ابتدار بالسلام کرے۔

پانچواں مضمون ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو

پانچواں مضمون یہ ہے کہ لَا تَبَاغَضُوْا یعنی ایک دوسرے سے بغض نہ رکھو حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مراد ان خواہشات باطلہ سے ممانعت کی گئی ہے جو آپس میں بغض پیدا ہونے کا باعث ہو یہ قول بعض علماء سے نقل کیا گیا ہے اور میرے نزدیک بغض کی حقیقت یہ ہے کہ دو آدمی کے درمیان واقع ہو اور کبھی بغض ایک جانب سے ہوتا ہے وہ یہ کہ کوئی شخص خلاف شریعت اعتقاد رکھتا ہو ایسے شخص سے بغض ضروری ہے (جو بغض فی اللہ کہلاتا ہے) یہ تو واجب ہے اور اس کو اللہ جل شانہ کے حق کی تعظیم کی وجہ سے ثواب عطا کیا جاتا ہے لہٰذا ایسا شخص عنداللہ معذور ہے (ہاں جو بغض دنیوی امور کی وجہ سے کسی سے کیا جائے وہ مذموم ہے اور اس کو گناہ ہوتا ہے)

چھٹا مضمون ایک دوسرے کے بھائی بن جاؤ

اور چھٹا مضمون حدیث پاک میں یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اے میرے بندو تم آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلم شریف کی روایت جو ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں وکونوا عباداللہ اخوانا کے بعد "کما امرکم اللہ" وارد ہوا ہے یعنی جیساکہ اللہ جل شانہ نے تمہیں حکم کیا ہے یہ بمنزلِ علّت کے ہے گویاکہ حدیث پاک کا مطلب یہ ہواکہ جب تم نے ان منہیات کو چھوڑ دیا تو تم آپس میں بھائی ہو گئے جس کا مفہوم مخالف یہ ہواکہ جب تم نے ان منہیات کو نہ چھوڑا تو پھر آپس میں دشمن ہو جاؤ گے۔ اور بھائی بھائی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے امور کو اختیار کرو جس سے آپس میں بھائی چارہ بڑھے اور ایسے امور سے بچو جس سے بھائی چارہ کے بجائے آپس میں بغض پیدا ہو۔

کونوا عباد اللہ اخوانا کے مطلب میں مختلف اقوال

علّامہ قرطبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا کا معنیٰ یہ ہے کہ محبت وشفقت رحمت و مودت غمخواری و معاونت میں نسبی بھائیوں کی طرح ہو جاؤ اور ایک روایت میں کَمَا اَمَرَکُمُ اللہ وارد ہوا ہے جس سے اشارہ ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ کی طرف کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ جل شانہٗ کی طرف سے بندوں کی طرف پہنچانے والے ہیں۔

علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس حدیث سے یہ
بات ثابت ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ بغض رکھنا اوران اعراض کرنا
حرام ہے اوران کے ساتھ رہنے کے بعد بغیر کسی شرعی گناہ کے قطع تعلق
حرام ہے اور اللہ جل شانہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں پران سے حسد کرنا حرام ہے
ان کے ساتھ نسبی بھائی کی طرح معاملہ کرے اوران کے عیوب کا سراغ
نہ لگائے ان کی حاضری اورغیر حاضری کے درمیان کوئی فرق نہیں اسی
طرح سے جو حضرات دنیا سے رخصت ہوچکے ہیں وہ بھی انہی احکام میں
برابر ہیں۔ (فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۲۷۷)

حدیث ۵ : عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ
رضی اللہ تعالی عنہ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ:
لَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ
اِخْوَانًا وَلَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَیَّامٍ۔
(رواہ البخاری رحمۃ اللہ علیہ)

ترجمہ: زہری رحمۃ اللہ علیہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے
روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایک
دوسرے سے بغض نہ رکھو اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو اور نہ ایک
دوسرے سے قطع تعلق کرو اور اے اللہ کے بندو ایک دوسرے سے
بھائی بھائی ہو جاؤ اور کسی مسلمان کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ اپنے بھائی
سے تین دن سے زیادہ چھوٹ چھٹاؤ رکھے۔

تین دن سے زیادہ مسلمان بھائی سے قطع تعلق حرام ہے...

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے

ہیں کہ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا علماء فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے درمیان ترکِ کلام تین دن اور تین رات سے زیادہ حرام ہے اور تین دن سے کم مباح ہے اس لئے کہ انسان فطرۃً غصہ سے مجبور ہے لہٰذا تین دن سے کم میں شریعت نے گنجائش دے دی تاکہ اتنے عرصہ میں اپنی غلطی سے رجوع کرے اور غصہ ختم ہو جاوے۔ (حوالا بالا ایضاً)

گناہ کی وجہ سے ترکِ تعلق جائز ہے:

علامہ عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق کی ممانعت اس وقت ہے جبکہ دین میں کوئی جنایت اور اللہ جل شانہ کی نافرمانی نہ کی ہو اور اگر ایسا ہو تو پھر تعلق توڑنے کی رخصت ہے کہ بطور عقوبت اور سزا کے اس کے ساتھ قطع تعلق کرے جیسا کہ وہ تین صحابی جو غزوۂ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بات کرنے سے منع کر دیا تھا یہاں تک کہ پچاس دن گذر گئے پھر ان کی توبہ قبول ہونے کے بارے میں آیت اتری (عمدۃ القاری جلد ۲۲ صہ ۱۳۷)

حقیقتِ حسد

کسی شخص کی اچھی حالت کا ناگوار گذرنا اور یہ آرزو کرنا کہ یہ اچھی حالت اس کی زائل ہو جائے۔

حسد کے تین درجے

ایک تو کیفیت انسانیہ ہے جس میں انسان معذور ہے، دوم اس کے مقتضاء عمل ہے اس میں انسان مازور (یعنی گنہگار) ہے سوم اس کے مقتضاء کی مخالفت ہے اس میں انسان ماجور (یعنی ثواب پانے والا) ہے۔

(شریعت طریقت صفحہ ۲۱)

جو حسد جائز ہے

ایسے شخص پر حسد کرنا جائز ہے جو اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت کو ظلم یا معصیت میں خرچ کر رہا ہو مثلاً مالدار ہو اور شراب اور زناکاری میں اڑا رہا ہو لہٰذا ایسے شخص سے مال چھن جانے کی آرزو کرنا گناہ نہیں ہے کیوں کہ یہاں درحقیقت مال کے چھن جانے کی تمنا نہیں ہے بلکہ اس فحش اور معصیت کے بند ہو جانے کی آرزو ہے اور اس کی شناخت یعنی پہچان یہ ہے کہ اگر وہ شخص معصیت چھوڑ دے تو اب اس نعمت کے جاتے رہنے کی آرزو نہ رہے۔ (حوالا بالا ایضاً)

حسد کا سبب

حسد کا باعث عموماً یا تو تکبر و غرور ہوتا ہے یا عداوت و خباثتِ نفس کہ بلا وجہ خدا تعالیٰ کی نعمت میں بخل بھی کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ جس طرح میں کسی کو کچھ نہیں دیتا اسی طرح حق تعالیٰ بھی دوسرے کو کچھ نہ دے۔

غبطہ اور رشک

اللہ دوسرے کو نعمت میں دیکھ کر حرص کرنا اور چاہنا کہ اس کے پاس بھی یہ نعمت رہے اور مجھے بھی حاصل ہو جائے غبطہ اور رشک کہلاتا ہے اور غبطہ شرعاً جائز ہے (حوالا بالا ایضا)

پہلی اُمتوں کی خصلت اس اُمت میں:

حدیث نمبر ۶ :۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانوں تم میں وہ چیز پیدا ہونا شروع ہوتی ہے جس نے تم سے پہلے بہت سی اُمتوں کو ہلاک کر ڈالا وہ چیز حسد اور عداوت ہے قسم اس خدا تعالیٰ کی جس کے ہاتھ میں

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ تم لوگ جنت میں نہ جاؤ گے تاوقتیکہ ایمان نہ رکھو گے اور ایمان نہ رکھو گے تاوقتیکہ ایک دوسرے کے دوست نہ ہو گے اور میں تمہیں خبر دوں کہ محبت کاہے سے حاصل ہوتی ہے ایک دوسرے کو علانیہ سلام کیا کرو۔ (کیمیائے سعادت صفحہ ۳۳۴)

بے حساب دوزخ میں داخلہ

حدیث نمبر ۷: حضرت سلطان الانبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ چھ گروہ چھ گناہوں کے سبب سے بے حساب دوزخ میں جائیں گے حکام ظلم کے سبب سے عرب تعصب کے سبب سے مالدار تکبر کے سبب سے سوداگر خیانت کے سبب سے گنوار نادانی کے سبب سے علما حسد کے سبب سے۔

الحالقہ

حدیث نمبر ۸: وعن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دب الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء ھی الحالقۃ لا اقول تحلق الشعر ولکن تحلق الدین (رواہ احمد والترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے اندر تم سے پہلی امتوں کی بیماری سرایت کر گئی ہے یعنی (باطن میں) حسد اور (ظاہر میں) عداوت جو مونڈھ دینے والی ہے میں یہ نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈھ دے گی لیکن دین کو مونڈھ دے گی۔

حسد صلہ رحمی کو ختم کر دیتی ہے

فائدہ:۔ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

پہلی خصلت جو حسد ہے وہ محبت اور الفت اور صلہ رحمی اور جمعیت کو قطع کر دیتی ہے اور یہی خصلت دوسری خصلت عداوت اور دشمنی کی طرف پہنچاتی ہے۔

حسد کی مضرت دنیا و آخرت میں:

آگے فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ میں یہ نہیں کہتا کہ بالوں کو مونڈھ دے گی کیونکہ اس کا تعلق ظاہر بدن سے ہے کہ سر کے بالوں کو مونڈھ دے کہ یہ معاملہ تو نہایت سہل اور آسان ہے لیکن وہ دین کو مونڈھ دے گی جس کی مضرت دین دنیا دونوں کو شامل ہے۔

علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دشمنی دین کو اس طرح صاف کر دیتی ہے جیسے استرہ بالوں کو صاف کر دیتا ہے اس لئے کہ دشمنی اگرچہ حسد کا نتیجہ ہے مگر دشمنی دین کو بہت زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔

حسد آگ کی طرح نیکیوں کو کھا جاتی ہے:

حدیث نمبر ۹ :- وعن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ایاکم والحسد فان الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ :- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم حسد کرنے سے بچو اس لئے کہ حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

حاسد پر خسارہ پر خسارہ :

فائدہ :- ملاّ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ دنیوی جاہ و مال میں دوسروں پر حسد کرنے سے بچو اس لئے کہ یہ حسد مذموم ہے۔ بخلاف امورِ اخروی میں غبطہ کرنا (یہ محمود ہے) اس لئے کہ حسد باعتبار نتیجہ کے سیئات کے ارتکاب کی وجہ سے محسود کے حق حاسد کی عبادتیں ختم ہو جاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو ختم کر دیتی ہے اس لئے کہ حسد حاسد کو محسود کی غیبت وغیرہ کی طرف آمادہ کرتا ہے پس حاسد کی نیکیاں اس محسود کے مقابلہ پر ختم ہو جاتی ہیں۔ پس محسود پر نعمتوں پر نعمتیں بڑھتی رہتی ہے اور حاسد پر خسارہ پر خسارہ بڑھتا رہتا ہے جیساکہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃَ یعنی اس نے دنیا اور آخرت کا خسارہ اٹھایا۔

معتزلہ پر رد :

قاضی عیاض رحمۃ اللہ فرماتے ہیں معتزلہ اس حدیث پاک سے اس بات پر استدلال کرتے ہیں کہ معاصی سے نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں یعنی اعمال حبط ہو جاتے ہیں۔

پہلا جواب

اس کا جواب یہ ہے کہ معتزلہ کا معاصی سے حبوطِ اعمال پر استدلال کرنا صحیح نہیں اس لئے کہ اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ حسد حاسد کو اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ محسود کے مال کو ضائع کر دے اور اس کی آبرو ریزی کرے اس

طرح حاسد کی ساری نیکیاں محسود کے پاس چلی جاتی ہیں جیسا کہ صحاح کی روایت بَابُ الظُّلم میں ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میری امّت میں مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن (بہت سے اعمال) نماز، روزے، زکوٰۃ، قیام لے کر حاضر ہوگا لیکن اس نے کسی کو گالی دی ہوگی کسی پر تہمت لگائی ہے کسی کا مال کھایا ہے کسی کی خون ریزی کی ہے کسی کو ناحق مارا ہے پس اس کی ساری نیکیاں ان حق داروں کو دے دی جائیں گی پھر جب نیکیاں ختم ہو جائیں گی اور ابھی حقوق باقی رہ جائیں گے تو حقداروں کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی تو ان معاصی کی بنا پر اس کی نیکیوں کے ضائع ہو جانے کی وجہ سے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ اگر اصلاً اس کی نیکیاں دنیا ہی میں حبط یعنی ضائع ہو گئی ہوتی تو پھر ان نیکیوں سے اہلِ حق کا حق کیسے ادا کیا جاتا نیکیاں تو میدان محشر میں لے کر حاضر ہوا مگر مظلوم کو ان کے حق کی ادائیگی میں دے دی گئیں۔ معلوم ہوا کہ معاصی سے اعمال حبط نہیں ہوتے۔

دوسرا جواب

دوسرا جواب علّامہ تورپشتی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دیا ہے کہ قاعدہ ہے کہ حسنات یعنی نیکیوں میں تضعیف یعنی دوگنا ثواب بندے کی صلاحیت اور استعداد اور دینی فہم کے مطابق اللہ جلّ شانہ کی طرف سے عطا کیا جاتا ہے پھر جب وہ گناہ کرتا ہے تو دوگنے ثواب کے اعتبار سے اس کے ثواب میں کمی ہو جاتی ہے مثلاً اگر کوئی ظالم ایک نیکی کرے تو اس پر دس نیکی عطا کی جاتی ہے اور اگر اس کا ظلم نہ ہوتا تو پھر ایک نیکی پر دس نیکی پر تضعیف یعنی دوگنا

ثواب دیا جاتا لہٰذا گناہ کرنے کی وجہ سے نیکی کا بدلہ دس نیکی کے برابر تو رہتا ہے مگر زیادتِ ثواب سے محروم کر دیا جاتا ہے اور حدیث میں حبط سے یہی مراد ہے۔

تیسرا جواب

تیسرا جواب علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ دیا کہ حاسد کے حسنات بواسطۃ الحسد قبول نہیں کئے جاتے ہیں اس لئے کہ وہ تو حسد کی وجہ سے ضائع ہو گئے۔

ملا علی قاریؒ کی تحقیق :

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مذکورہ دونوں جواب قریب قریب ہیں اس لئے کہ جن روایات میں نفیِ قبول وارد ہوا ہے اس سے نفیِ کمال مراد ہے جیسا کہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ اس آیت میں بھی کمال مراد ہے۔

لہٰذا علامہ طیبی کا یہ کہنا کہ حاسد کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں اور نامۂ اعمال میں درج ہی نہیں ہوتے صحیح نہیں ہے مثلاً کوئی شخص غصب کی ہوئی زمین میں نماز پڑھے تو نماز تو صحیح ہو گئی مگر قبول نہیں ہوتی اور شریعت میں جو عبادت صحیح ہے اس کے متعلق یہ کہنا صحیح نہیں ہے کہ نامۂ اعمال میں درج نہیں ہے بلکہ میرے خیال میں یہ اجماع کے خلاف ہے اور حدیث پاک میں جو اَکلِ حسنات کو اَکلِ نار کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے وہ شئ موجود کے ساتھ تشبیہ ہے نہ کہ شئے معدوم یا شئے مفقود کے ساتھ تشبیہ ہے جیسا کہ دیلمی نے الفردوس میں حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوع روایت نقل کی ہے کہ حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَلْحَسَدُ یُفْسِدُ الْاِیْمَانَ کمایفسد الصبرِ العَسَلْ یعنی حسد ایمان کو اس طرح فاسد کر دیتا ہے جیسا کہ ایلوا شہد کو فاسد کر دیتا ہے پس یہ حدیث مذکورہ معنی میں صریح ہے کہ حسد ایمان کو فاسد کر دیتا ہے اور کمالِ ایمان کو باطل کر دیتا ہے اور ساری نیکیاں حسد سے ختم اور فنا نہیں ہوتیں بلکہ کمالِ حسنات فنا ہو جاتی ہیں اسی لئے حدیث مذکورہ میں مضاف مقدر مانا جائے گا اسی طرح تشبیہ میں مضاف کو محذوف مانا جائے گا یعنی الحسد یاکل نور الحسنات کما تاکل النار نور الحطب۔ ترجمہ: حسد نیکیوں کے نور کو اس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کے نور کو کھا جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ آگ نورِ حطب کو لے لیتی ہے اور اس کی اصل یعنی راکھ کو چھوڑ دیتی ہے۔

ملا علی قاریؒ کی رائے:

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری رائے یہ ہے کہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حسد محسود کے حسنات کو کھاتا ہے صاحبِ حسد کی طرف یعنی محسود کی حسنات کوئی اثر نہیں رکھتی ہے اور حاسد کے نزدیک اس کی کچھ بھی قدر نہیں پائی جاتی جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے اس میں اس بات کی تنبیہ ہے کہ حاسد کے ساتھ احسان کرنا کوئی نافع نہیں ہے اور اس سے قرب اور نزدیکی ڈھونڈھنا بے کار ہے اور بیشک حسد عداوت سے زیادہ قوی ہے جیسے اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے ادفع بالتی ھی احسن فاذ الذی بینك وبینه عداوة کانه ولی حمیم :۔ ترجمہ: آپ (مع اتباع) نیک برتاؤ سے (بدی کو) ٹال دیا کیجئے

پھر یکایک (دیکھ لینا کہ آپ میں اور جس شخص میں عداوت تھی وہ ایسا ہو جاوے گا جیسا کہ کوئی ولی دوست ہوتا ہے (یعنی بدی کے مکافات بدی سے کرنے میں تو عداوت بڑھتی ہے اور نیکی کرنے سے بشرطِ سلامتِ طبع عدو عداوت گھٹتی ہے حتیٰ کہ اکثر بالکل عداوت جاتی رہتی ہے اور اس امر میں مشابہ دوست کے ہو جاتا ہے گو دل سے دوست نہ ہو۔

(بیان القرآن جلد ۴ صفحہ ۵۸ پارہ ۲۴ سورۃ حٰم السجدۃ)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

کل العداوۃ قد یرجی ازالتھا
الا عداوۃ من عاداك من حسد

ترجمہ: ہر قسم کی عداوت جس کے زائل کرنے کی اُمید کی جاسکتی ہے لیکن اس شخص کی عداوت جو تیرے ساتھ حسد کی وجہ سے دشمنی رکھتا ہے اس قسم کی عداوت کے زائل کرنے کی امید نہیں کی جاسکتی۔

(مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) جلد ۹ صفحہ ۲۷۱

قریب ھے کہ حسد تقدیر پر غالب آجاوے

حدیث نمبر ۱: وعن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاد الفقران یکون کفرا وکاد الحسد ان یغلب القدر (مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قریب ہے کہ فقر کفر ہو جاوے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آجاوے۔

حسد کے تقدیر پر غلبہ کی وجہ:

فائدہ :- ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ قریب ہے کہ فقر قلبی کفر کا سبب ہو جاوے کیوں کہ اس سے اللہ جلّ شانہ پر اعتراض کرنے لگے یا یہ کہ اللہ جلّ شانہ کے فیصلہ پر راضی نہ رہے یا یہ کہ اللہ جلّ شانہ کے علاوہ مخلوق سے شکوہ کرنے لگے۔

یا یہ کہ کفر کی طرف مائل ہو جاوے اس وجہ سے کہ وہ دیکھتا ہے کہ اکثر کفار مالدار ہیں اور نعمتوں میں ہیں اور اکثر مسلمان فقراء ہیں آزمائش میں ہیں جیسا کہ حدیث کا بھی مقتضیٰ ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر یعنی دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔

اور اللہ جلّ شانہ نے بندوں کی تسلّی کے لئے فرمایا ہے لایغرنك تقلب الذین کفروا فی البلاد متاعٌ قلیل ثم مأواھم جھنم وبئس المھاد. ترجمہ :- تجھکو ان کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا مغالطہ میں نہ ڈالدے چند روزہ بہار ہے پھر ان کا ٹھکانہ دوزخ ہوگا اور وہ بُرا ہی آرامگاہ ہے (بیان القرآن)

لکن الذین اتقوا ربھم لھم جنت تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا نزلاً من عند اللہ وما عند اللہ خیر للابرار ہ ترجمہ :- لیکن جو لوگ خدا سے ڈریں ان کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ مہمانی

ہوگی اللہ کی طرف سے اور جو چیزیں خدا کے پاس ہیں وہ نیک بندوں کے لئے بدرجہاں بہتر ہیں (بیان القرآن)

شانِ نزول

شان نزول اس آیت کا قاضی بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ لکھا ہے کہ بعض مؤمنین کافروں کو دیکھتے تھے کہ وہ فراخی اور عیش وعشرت میں رہتے ہیں تو وہ کہنے لگے کہ ہم اللہ کے دشمنوں کو تو مال و دولت میں دیکھتے ہیں اور ہم بھوک اور مشقت میں ہلاک ہورہے ہیں اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں

حسد اقرب الی الکفر ہے

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حسد تقدیر پر غالب آجاتے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر فرض کرلیا جاوے کہ کوئی چیز تقدیر پر سبقت کرجاوے اور اس پر غالب آجاوے تو حاسد کے خیال میں حسد تقدیر پر غالب آجاوے اور جامع صغیر میں روایت کے الفاظ یہ ہیں: وکاد الحسد ان یکون سبق القدر۔ جیسا کہ ابو نعیم نے حلیہ میں روایت کیا ہے اور دونوں، قرینوں کے درمیان مناسبت یہ ہے کہ حسد اکثر فقر کے سبب پیدا ہوتا ہے یا تقدیر پر منازعت کے سبب سے ہوتا ہے اور کبھی یہ کفر کے اقسام میں سے ہوتا ہے اس لئے کہ وہ اللہ جلّ شانہ کی اپنے بندے پر عطا کی ہوئی نعمت کے زوال کی تمنا کرتا ہے پس یہ اللہ جلّ شانہ کے فیصلہ کا مقابلہ ہے یا پھر تقدیر کے ساتھ جھگڑنا ہے اپنے حق میں اور دوسرے کے حق میں پس حسد اقرب الی الکفر ہے بہ نسبت فقرِ محض کے لہٰذا حدیث میں ترتیبِ ذکری ترقی کے لئے ہے یا اس لئے کہ اوّل دوسرے کا سبب ہے باوجودیکہ حسد ایسا مرض

ہے جس سے شفاء کی اُمید نہیں کی جاسکتی اور فقر کبھی غناء سے بدل جاتا ہے یا فقیر کو صبر اور رضا بر قضا کا مضمون حاصل ہو جاتا ہے چنانچہ اکثر انبیاء اور اکثر اولیا کا یہی حال ہے یہاں تک کہ مشائخ اس بات پر متفق ہیں کہ فقیر صابر غنی شاکر سے افضل ہے اور اکثر علماء بھی اسی پر متفق ہیں اور باقی رہا وہ حدیث جس میں الفقر فخری وبہ افتخر وارد ہوا ہے اس کے متعلق حافظ ابن حجر اور دوسرے محققین نے موضوع اور باطل کہا ہے۔ (مرقاۃ جلد ۹ صفحہ ۲۷۷)

الحاسد کالمجاھد مع اللہ :

حدیث ۱۱ :- حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْحَاسِدُ كَالْمُجَاهِدِ مَعَ اللهِ : ترجمہ :- حسد کرنے والا مثل اس کے ہے جو اللہ جل شانہ سے لڑائی لڑتا ہے (انیس الواعظین اردو ترجمہ جلیس الناصحین صفحہ ۱۳۲)

درجہ مثل پیغمبر :

حدیث ۱۲ : حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اگر تم جنت میں مثل پیغمبروں کے درجہ کے ہونا چاہتے ہو تو حسد نہ کرو (حوالہ بالا ایضا)

دوزخ میں ایک وادی :

حدیث ۱۳ : حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دوزخ میں ایک وادی خاص حاسدوں کے لئے ہے اور اس میں عذاب زیادہ ہے (حوالہ بالا ایضا)

حسد اور نمیمہ ایک قلب میں جمع نہیں ہوسکتے:

حدیث ۱۴: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ چغلخوری اور کینہ دوزخ میں لے جانے والی چیز ہے مسلمانوں کے قلب میں دونوں جمع نہیں ہوسکتی۔ (روایت کیا اس کو طبرانی نے)

(فروع الایمان للتھانوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۲)

لوگوں میں افضل کون:

حدیث ۱۵: وعن عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قیل یارسول اللہ ای الناس افضل قال کل مخموم القلب صدوق اللسان قالوا صدوق اللسان نعرفہ فما مخموم القلب قال ھو التقی النقی لا اثم فیہ ولا بغی ولا غل ولا حسد۔

رواہ ابن ماجہ باسناد صحیح والبیہقی وغیرہ اطول منہ (الترھیب والترغیب جلد ۳ ص ۵۵۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ لوگوں میں کون افضل ہے فرمایا ہر مخموم القلب آدمی اور ہر سچ بولنے والا شخص، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہمیں صدوق اللسان تو معلوم ہے پھر مخموم القلب کون انسان ہے فرمایا وہ پرہیزگار پاک باز آدمی ہے جس میں نہ تو کوئی گناہ کی بات ہو نہ ظلم کرتا ہو نہ کینہ رکھتا ہو اور نہ حسد رکھتا ہو۔

میری اُمّت کے ابدال:

حدیث ۱۶: وروی الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بدلاء امتی لم یدخلوا الجنۃ بکثرۃ صلوۃ ولا صوم ولا صدقۃ ولکن دخلوھا برحمۃ اللہ وسخاوۃ الانفس وسلامۃ الصدور. رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب الاولیاء مرسلاً حوالہ بالا ایضا.

ترجمہ:۔ حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرسلا روایت کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری امت کے ابدال حضرات کثرت صلوٰۃ اور کثرت صیام اور کثرت صدقہ کی وجہ سے جنت میں داخل نہ ہوں گے لیکن وہ اللہ جل شانہ کا فضل اور دل کی سخاوت اور سینوں کی سلامتی کی وجہ سے جنت میں داخل ہوں گے۔

فائدہ: ابدال اللہ جل شانہ کے اولیاء حضرات ہیں ان کو ابدال اسوجہ سے کہتے ہیں کہ جب ان میں سے کسی کی وفات ہوجاتی ہے تو ان کا بدل متعین ہوجاتا ہے۔

کامیاب انسان:

حدیث ۱۷:۔ وروی عن ابی ذر رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد افلح من اخلص قلبہ للایمان وجعل قلبہ سلیما ولسانہ صادقا ونفسہ مطمئنہ وخلیقہ مستقیمۃ الحدیث. رواہ احمد والبیہقی (حوالہ بالا ایضا)

ترجمہ:۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا گیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے قلب کو ایمان کے لئے خالص کیا اور اپنے قلب کو سلامت رکھا

اور اپنے نفس کو مطمئنہ بنایا اور اپنے اخلاق کو درست رکھا۔

تیسرا باب
حسد کے اسباب کے بیان میں

پہلا سبب بغض و عداوت:

پہلا سبب :- امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حسد کا سب سے پہلا سبب بغض و عداوت ہے اور یہ حسد کے اسباب میں شدید ترین ہے اس لئے کہ جس شخص کو کوئی آدمی اسباب حسد میں سے کسی بھی سبب کی بناء پر تکلیف پہنچاتا ہے اور اغراض میں سے کسی بھی غرض کی وجہ سے اسکی مخالفت کرتا ہے تو اس کے دل میں بغض پیدا ہو جاتا ہے اور اس پر غصہ آنا شروع ہو جاتا ہے اور اس کے دل میں کینہ جم جاتا ہے اور کینہ تشفی اور انتقام کو چاہتا ہے اور جب وہ انتقام سے عاجز ہو جاتا ہے تو پھر اس پر وہ مصیبت کا خواہاں ہوتا ہے جب اس پر کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو وہ سمجھتا ہے کہ دیکھو میں اللہ رب العزت کے نزدیک باوقار ہوں اسی بنا پر میری مخالفت پر اللہ رب العزت نے اس پر فلاں مصیبت ڈالی اور جب وہ اس کو دیکھتا ہے کہ اس پر اللہ رب العزت کی طرف سے نعمتیں برس رہی ہیں تو وہ سمجھتا ہے کہ اللہ رب العزت کے یہاں میرا کوئی مقام نہیں کوئی وقعت نہیں اسی بناء پر میرے مخالف پر نعمتیں برسا رہا ہے حاصل کلام حسد کے لئے بغض و عداوت لازم ہے جو کبھی جدا نہیں ہوتے۔

تعزّر :

دوسرا سبب :۔ تعزُّز ہے یعنی اپنے پر دوسرے کی فوقیت برداشت نہیں کرسکتا ہے جب کسی کو علم میں یا کسی مرتبہ میں اپنے سے بڑھ کر دیکھتا ہے تو وہ اس پر جلتا ہے اور حسد کرتا ہے کہ یہ مجھ سے آگے نہ بڑھ سکے گو وہ میرے برابر رہے مگر مجھ پر فوقیت نہ لیجاوے۔

تکبّر :

تیسرا سبب :۔ تکبر ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا ہے اور دوسروں کو حقیر سمجھتا ہے اور یہ چاہتا ہے کہ لوگ میری خدمت کریں میرے ہر حکم کو مان لیا کریں اور لوگ میرے زیرِ فرمان رہیں پھر جب وہ کسی پر نعمتیں دیکھتا ہے تو وہ اندیشہ کرنے لگتا ہے کہ اب ریاست مجھ سے جاتی رہی اور لوگ میرے تابع نہیں رہیں گے بلکہ اس کے تابع ہو جائیں گے۔

چنانچہ کفار کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حسد کی وجہ بھی تعزز اور تکبّر تھا اس لئے وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہتے تھے کہ ایک یتیم غلام ہم پر کیسے فوقیت لے جا رہا ہے اور کیسے ہم اس کے سامنے سر جھکائیں اور وہ ہمارا بڑا بن جائے چنانچہ انہوں نے کہا جیسا کہ قرآن کریم کہتا ہے لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْيَتَيْنِ عَظِيْمٍ ۔

ترجمہ :۔ یعنی یہ قرآن کریم دو بستی میں سے کسی عظیم آدمی پر کیوں نہیں اتارا گیا۔

شانِ نزول :

اس آیت کا شانِ نزول ابنِ اسحاق نے السیرۃ میں یہ لکھا ہے کہ ولید بن مغیرہ نے کہا کہ کیا یہ قرآن محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا جارہا ہے اور میں چھوڑ دیا جاؤں گا حالانکہ میں قریش کا بڑا ہوں اور میں ان کا سردار ہوں اور ابو مسعود ابن عمرو ابن عمیر ثقفی چھوڑ دیا جائے گا جو قبیلہ ثقیف کا سردار ہے پس ہم دو بستی کے اکابر ہوئے اس پر یہ آیت اتری۔

کفار کے کہنے کا حاصل یہ ہے کہ جب وہ رجلِ عظیم ہو تو ہمیں اس کے سامنے سر جھکانے میں اور اسکی تابعداری کرنے میں کوئی گرانی نہیں لیکن ایک یتیم غلام کے ہم زیرِ فرمان نہیں بننا چاہتے جیساکہ انہوں نے کہا اَهٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنْ بَيْنِنَا یعنی یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے ہمارے درمیان میں سے ان پر احسان کیا گویا کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کو حقیر سمجھا اور ان کی متابعت کو عار سمجھا۔

تعجّب :

چوتھا سبب:۔ تعجّب ہے جیساکہ پہلی اُمتوں کے متعلق اللہ جلّ شانہٗ نے خبر دی۔ جب کہ انہوں نے اپنے رسولوں کو کہا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا یعنی تم تو صرف ہم جیسے انسان ہو وَلَئِنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ۔ یعنی اگر ہم تم جیسے انسان کی اطاعت کریں گے تو خسارہ میں پڑ جائیں گے۔

یعنی ان کفار نے تعجب کیا اس بات سے کہ ہم جیسا انسان مرتبۂ رسالت

اور وحی میں اور قربِ خداوندی میں کامیاب ہو جائے لہٰذا پیغمبروں پر انہوں نے حسد کیا اور ان سے زوالِ نبوّت کو پسند کیا گھبراتے ہوئے اس بات سے کہ ہم جیسا ایک آدمی ہم سے فضیلت لے جاوے یہاں پر ان کفاروں کا حسد طلب ریاست اور تکبر کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ یہ حسد تعجب کی وجہ سے ہے چنانچہ تعجب کرتے ہوئے انہوں نے کہا: ابعث اللہ بشراً رسولا. او عجبتم ان جاءکم ذکر من ربکم علی رجل منکم.

اندیشہ فوتِ مقاصد:

پانچواں سبب:۔ مقاصد کے فوت ہو جانے کا خوف ہے اور یہ اس موقع پر ہوتا ہے جہاں کسی ایک مقصد کے حاصل کرنے پر چند لوگ مزاحم ہوں پس ہر شخص دوسرے پر کسی نعمت پر جو اس کے پاس ہے اس کے زوال کی تمنا کرتا ہے کہ یہ نعمت اس کے پاس سے ہٹ کر میرے پاس آجائے تاکہ میں دوسروں کے مقابلہ میں محبوب بن جاؤں جیسا کہ ایک خاوند کی چند بیویاں ہوں تو سوکنیں اپنے خاوند کی نگاہ میں محبوب بننے کے لئے دوسری سوکنوں پر حسد کرتی ہیں اور جیسا کہ ایک باپ کی اولاد اپنے والدین کی نگاہ میں محبوب بننے کے لئے دوسرے بھائیوں پر حسد کرتی ہے اور جیسا کہ چند شاگرد دوسرے تلامذہ پر اپنے استاد کی نگاہ میں محبوب بننے کے لیے حسد کرتے ہیں اور جیسا کہ بادشاہ کے خواص اور وزراء اپنے بادشاہ کے قرب کی طلب میں ایک دوسرے پر حسد کرتے ہیں اور جیسا کہ واعظین ایک دوسرے پر کسی شہر میں مقبولیت بڑھانے کے لئے ایک دوسرے پر حسد کرتے ہیں اسی طرح علماء ایک دوسرے

پر لوگوں کے قلوب پر اپنا سکہ جمانے کے لئے حسد کرتے ہیں۔

حب ریاست وطلب جاہ:

چھٹا سبب:۔ حُبِّ ریاست اور طلب جاہ ہے جیسا کہ ایک شخص چاہتا ہے کہ وہ کسی خاص فن میں زمانے کا فردِ فرید اور یکتا بننا چاہتا ہے کہ میں اکیلا لوگوں میں تعریف کیا جاؤں اور میری مثال دنیا پیش کرنے سے عاجز ہو، پھر اگر وہ کسی کے متعلق سنتا ہے کہ فلاں آدمی میرے مقابل کا ہے اور اس کی پذیرائی ہو رہی ہے تو اس پر نہایت گراں گذرتا ہے اور وہ جس وصف میں مثلاً شجاعت یا صناعت یا عبادت یا ثروت یا علم وفن وغیرہ میں ممتاز ہوتا ہے دوسرا کوئی اس وصف میں شریک ہو اس سے اس نعمت کے زوال کی تمنا کرتا ہے یا وہ اس کے مرنے کا منتظر رہتا ہے اور حسد کا یہ سبب عداوت اور تعزز اور تکبر نہیں ہے بلکہ سبب محض حصولِ ریاست ہے کہ وہ اس وصفِ خاص کا مدعی ہوتا ہے جیسا کہ علماء یہود اپنی ریاست اور چودھراہٹ لوگوں پر جمانے کے لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتے تھے حالانکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نبی برحق ہونا جانتے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ دوسرے ادیان منسوخ ہو چکے ہیں لہٰذا اس خوف سے کہ ہماری ریاست چلی جائے گی اگر ہم نے دینِ اسلام کو قبول کر لیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تو پھر ہماری ریاست ختم ہو جائے گی۔

خباثتِ نفس:

ساتواں سبب:۔ خباثتِ نفس اور اعلیٰ درجہ کی بخیلی ہے مثلاً ایک شخص ہے جس میں نہ تو ریاست کی طلب ہے نہ تکبر ہے اور نہ طلب مال کی خواہش ہے لیکن وہ کسی آدمی کو جس کو اللہ جلّ شانہ نے کوئی خاص نعمت عطا کی ہے اس کا حال جب اس کے سامنے بیان کیا جاتا ہے تو اسے بہت شاق گذرتا ہے اور اپنے پر بہت زیادہ بوجھ محسوس کرتا ہے اور جب اس کے سامنے لوگوں کی پریشانی اور ان کی ناکامی اور انکی معیشت کی تباہی کی خبریں ان کے سامنے بیان کی جاتی ہیں تو وہ اس پر اپنے دل میں بہت زیادہ خوشی محسوس کرتا ہے اور وہ ہر وقت دوسروں پر مصائب اور پریشانی کو دیکھنا چاہتا ہے اور وہ اللہ جلّ شانہٗ کی اپنے بندوں کو عطا کی ہوئی نعمتوں میں بخیلی کرتا ہے گویا کہ وہ سمجھتا ہے کہ میرے ملک اور میرے خزانوں سے لوگ لے رہے ہیں۔

بخیل اور شحیح میں فرق:

اور علماء یوں فرماتے ہیں کہ بخیل وہ شخص ہے جو اپنے ذاتی مال میں بخل کرتا ہے اور شحیح وہ شخص ہے جو دوسروں کے مال میں بخل کرتا ہے پس پہلا شخص تو اللہ جلّ شانہ کے ان بندوں کی نعمتوں پر بخل کرتا ہے جن کے درمیان اور اس کے درمیان نہ تو عداوت اور دشمنی ہے اور نہ تو کسی قسم کا تعلق ہے لیکن دوسرے شخص میں سوائے خباثتِ نفس اور رذالتِ طبیعت اور کمینگی کے دوسرا کوئی سبب ظاہر نہیں ہے اور یہ خباثت و رذالت اس

کی طبیعت میں سرایت کر گئی ہے اور جم گئی ہے اسی واسطے حسد کے دوسرے اسباب تو عارضی ہیں جو علاج معالجہ سے زائل ہو سکتے ہیں مگر یہ سبب ایسا ذاتی اور طبعی جبلی ہے کہ اس کا زائل ہونا عادتاً محال ہے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ حسد کے یہ کل سات سبب مذکور ہوتے جو کسی آدمی میں کبھی دو یا اس سے زائد بلکہ کبھی کسی میں یہ ساتوں سبب حسد کے جمع ہو جاتے ہیں ———————— جب کسی میں یہ مذکورہ ساتوں سبب جمع ہو جاویں ایسی صورت میں حسد اس قدر قوی اور سخت ہو جاتا ہے کہ انسان اس کو مخفی رکھنے پر اور ظاہرداری پر بھی قدرت نہیں رکھتا اور دشمنی اور بدمعاملگی پر آمادہ ہو جاتا ہے پھر اس کی معاشرت تباہ ہو جاتی ہے۔

چوتھا باب

اہلِ زمانہ اور اہلِ قرابت میں حسد کی کثرت کے بیان میں

مذکورہ سات حسد کے اسباب ایسی اقوام میں بڑھ جاتے ہیں جن میں آپس میں روابطِ کثیر ہوں جو مجالس اور مجامع محافل میں بکثرت مجتمع ہوتے ہیں اور آپس میں بحث کرتے ہیں کسی امر میں پھر جب کوئی انکا مخالف ہو جاتا ہے تو طبیعت اس سے نفرت کرنے لگتی ہے اور اس کو حقیر سمجھتے ہیں اور اس پر کسی نعمت کو گوارا نہیں کرتے ہیں اور جن میں آپس میں روابط نہیں ہوتے ان میں حسد نہیں ہوتا ہے اسی طرح جہاں اغراض میں مزاحمت

نہ ہو وہاں بھی حسد ایک دوسرے میں پیدا نہیں ہوتا ہے۔

مثلاً ایک عالم کو دوسرے عالم پر حسد ہوتا ہے لیکن عابد پر نہیں ہوتا اور عابد کو عابد پر حسد ہوتا ہے لیکن عالم پر نہیں ہوتا ہے اسی طرح اہلِ حرفہ و پیشہ کو اپنے ہم پیشہ پر حسد ہوتا ہے دوسرے پر نہیں ہوتا۔

اسی طرح آدمی اپنے بھائی اور چچازاد بھائی پر بہ نسبت اجنبیوں کے بکثرت حسد کرتا ہے اور اسی طرح ایک سوکن دوسری سوکن پر زیادہ حسد کرتی ہے اس لئے کہ مقصد میں مزاحمت ہے اسی طرح ایک پہلوان دوسرے پہلوان پر حسد زیادہ کرتا ہے اور عالم پر حسد نہیں کرتا اس لئے کہ اس کا مقصد یہ ہے کہ وصفِ شجاعت میں دنیا میں مشہور ہو جاؤں اور عالم اس وصف میں اس کی مزاحمت نہیں کرتا ہے اسی طرح عالم عالم پر حسد کرتا ہے اور پہلوان پر حسد نہیں کرتا اس لئے کہ وصفِ علم میں پہلوان اس کی مزاحمت نہیں کرتا ہے۔

اسی طرح واعظ کا حسد واعظ پر بہ نسبت فقیہ کے زیادہ ہوتا ہے اس لئے کہ فقیہ اس کا مزاحم نہیں ہے اسی طرح ایک طبیب دوسرے طبیب پر حسد زیادہ کرتا ہے دوسروں پر نہیں کرتا اس لئے کہ دوسرے لوگ اس کے مزاحم نہیں ہیں۔

پس ان سارے حسدوں کی اصل عداوت ہے اور عداوت کی اصل آپس میں ایک دوسرے کی مزاحمت سے کسی ایک غرض پر اور غرضِ واحد دو اہلِ بُعد میں جمع نہیں ہوتی ہے بلکہ دو اہلِ قریب اور متناسب میں ہوتی ہے۔

البتہ ہاں ایسا شخص جو پورے عالم میں اپنی شہرت کو چاہتا ہے وہ چاہے جتنا کوئی دور ہو اور اس کے مزاحم ہوتا ہے اس پر وہ حسد

زیادہ کرنے لگتا ہے چاہے وہ دنیا میں جہاں کہیں بھی ہو اور ان سب کا منشا حب دنیا ہے اور دنیا ایسی تنگ ہے جو اہل متزاحمین پر تنگ ہو جاتی ہے۔ بخلاف آخرت کے کہ وہ اپنی وسعتِ کثیر کی بنا پر ایک دوسرے کے مزاحم نہیں ہوتی اس لئے حسد بھی پیدا نہیں ہوتا ہے اب آگے والے باب میں اہلِ آخرت میں ایک دوسرے پر حسد نہ ہونے کا بیان لکھتا ہوں۔

پانچواں باب

اہلِ آخرت کا ایک دوسرے پر حسد نہ کرنے کا بیان:

اہلِ آخرت علمائے ربانیین اور مشائخ اور اللہ والے جو اللہ جل شانہ کی ذات وصفات اور انبیاء وملائکہ جو ملکوتِ سمٰوٰت وارض کی معرفت کو محبوب رکھتے ہیں وہ دوسروں پر حسد نہیں کرتے ہیں اس لئے کہ معرفت عارفین پر مزاحمت اور تنگی پیدا نہیں کرتی بلکہ ایک ایک عارف پر ہزارہا عالم منکشف ہوتے ہیں جس کی معرفت سے ان کی طبیعت میں ایک نشاط اور انبساط حاصل ہوتا ہے اور اس سے وہ لذت حاصل کرتے ہیں اور یہ لذت دوسرے کے سبب سے کم نہیں ہوتی بلکہ عارفین کی کثرت سے ان کی آپس میں انسیت ومحبت وتعلق بڑھ جاتا ہے اور افادہ اور استفادہ کا ثمرہ بڑھ جاتا ہے اسی وجہ سے عارفین میں ایک دوسرے پر حسد نہیں ہوتا کیونکہ ان حضرات کا مقصود اللہ جل شانہٗ کی معرفت ہے اور

یہ ایک ایسا بحرِ ناپیدا کنار ہے جس میں ذرا بھی تنگی اور ضیق نہیں ہے اور ان کی غرض مقام عند اللہ ہے اور اس میں بھی ضیق نہیں ہے اور لقاءِ رب اور دیدار باری تعالیٰ عز اسمہٗ کی لذت اس میں بھی کوئی ممانعت اور مزاحمت نہیں ہے اور یہ لقاءِ رب کی لذت بعض ناظرین کو دوسروں پر تنگی پیدا نہیں کرتی بلکہ ان کی کثرت سے انس اور بڑھ جاتا ہے۔

مگر ہاں جب علماء کا مقصود اپنے علم سے حبّ مال اور حبِّ جاہ ہوتا ہے تو پھر ایک دوسرے پر حسد کرتے ہیں اس لئے کہ مال ایک جسم ہے جب وہ کسی ایک کے ہاتھ میں ہوتا ہے تو دوسرے کا ہاتھ اس سے خالی ہو جاتا ہے۔

اور جاہ کا مقصود لوگوں کے دلوں میں اپنی تعظیم اور عظمت کا بھر جانا ہے اور جب کسی کے دل میں کسی عالم کی عظمت بیٹھ جاتی ہے تو ظاہر ہے دوسرے عالم کی عظمت ختم ہو جاتی ہے یا پھر کم ہو جاتی ہے تو یہ یقیناً حسد کا سبب ہو جاتا ہے۔

اور جب کسی کا دل اللہ جلّ شانہٗ کی معرفت سے خوشی میں بھر جاتا ہے تو اس کے دل میں یہ تمنا کبھی نہیں ہوتی کہ دوسرے کا دل معرفت سے خوشی میں نہ بھرے۔

مال اور علم میں فرق ہے کہ مال جب ایک شخص کے پاس سے نکل کر دوسرے کے ہاتھ میں جاتا ہے تو اس کا ہاتھ خالی ہو جاتا ہے بخلاف علم کے کہ جب وہ دوسروں کو سکھاتا ہے تو اس کا دل علم سے خالی نہیں ہوتا بلکہ اہل پر خرچ کرنے سے علم بڑھتا ہے۔

اور مال اجسام اور اعیان ہے اور اس کی نہایت ہے پس اگر

انسان ساری روئے زمین کی کائنات کا بھی مالک بن جائے تو پھر دوسرا اس کا مالک نہیں رہتا. بخلاف علم کے کہ اس کی کوئی انتہا نہیں ہے اور سارے علوم کے استیعاب کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا.

تو جو کوئی شخص اللہ جلّ شانہٗ کا جلال اور اس کی عظمت اور ملکوتِ سمٰوٰت و ارض میں غور و فکر کا اپنے آپ کو عادی بنا لیوے تو ساری نعمتوں میں یہ نعمت اس کو بہت لذیذ معلوم ہوتی ہے جس کے لئے کوئی مانع بھی نہیں بنتا اور نہ اس میں کوئی مزاحم ہوتا ہے لہٰذا مخلوقات میں سے کسی کا اس کو حسد نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ دوسرے کی معرفت اسکی لذت کو کم نہیں کرتی ہے بلکہ آپس میں تعلق اور محبت و مودت کی بناء پر اس کی لذت بڑھ جاتی ہے پس ان لوگوں کی لذت ہمیشہ عجائب ملکوت میں مطالعہ سے اعظم اور سب سے بڑھ کر ہو جاتی ہے بہ نسبت اس شخص کے جو جنت کی نعمتوں اشجار الجنۃ و باغات و حور و غلمان میں غور و فکر کرے اس لئے کہ عارف کی نعیم اور جنت اللہ جلّ شانہٗ کی ذات کی معرفت ہے جو زوال سے ذاتاً مامون ہے اور وہ ہمیشہ اس کے پھل چنتا ہے پس وہ اپنی روح اور اپنے قلب سے اپنے علم کے میووں سے غذا پاتا ہے ہے اور وہ میوے نہ ممنوع ہیں نہ مقطوع ہیں بلکہ ہمیشہ ہمیشہ باقی رہتے ہیں پس وہ اگرچہ اپنی ظاہری آنکھوں کو بند رکھے مگر اس کی روح ہمیشہ ہمیشہ جنت میں سیر کرتی رہتی ہے پس عارفین ایک دوسرے پر حسد کرنے والے نہیں ہوتے جیسا کہ اللہ جلّ شانہ کا ارشاد ہے کہ وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صدورھم من غل اخوانًا علی سرر متقابلین. ترجمہ:۔ اور (دنیا میں طبعی تقاضا سے) ان کے دلوں میں جو کینہ تھا ہم وہ سب (ان

کے دلوں سے جنت میں داخل ہونے سے قبل ہی) دور کردیں کہ سب بھائی بھائی کی طرح (الفت و محبت سے) رہیں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھا کریں گے۔ (تفسیر بیان القرآن)

پس یہ ان عارفین کا حال ہے دنیا میں جو ابھی جنت میں نہیں پہنچے ہیں پھر کیا خیال ہے تمہارا جب یہ سارے پردے ہٹ جائیں گے اور محبوب کا مشاہدہ آخرت میں ہوگا پس ایسی صورت میں جنت میں حسد کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور نہ دنیا میں اہلِ جنت کے درمیان حسد کا تصور کیا جاسکتا اس لئے کہ نہ جنت میں تنگی ہے اور نہ مزاحمت اور جنت محض اللہ جل شانہٗ کی معرفت ہی سے حاصل کی جاسکتی ہے اور اس معرفت میں دنیا میں مزاحمت نہیں ہے پس اہل جنت دنیا اور آخرت میں حسد سے بری ہیں۔

اور یاد رکھو حسد اسی جگہ ہوتا ہے جہاں پر مقصودِ واحد پر چند لوگ مزاحم ہوں اور ہر شخص حصولِ مقصود میں تنگی محسوس کرتا ہو اور جہاں تنگی نہ ہو وسعت ہو وہاں حسد بھی مفقود ہوگا لہٰذا آپ آسمان کی زیب و زینت کی طرف دیکھنے میں لوگ آپس میں حسد نہیں کرتے اور زمین کے باغات جو پوری روئے زمین کے چند اجزاء ہیں اس کو دیکھنے میں لوگوں کو حسد کرتا ہوا پائیں گے اور پوری روئے زمین آسمان کی وسعت کے مقابلہ میں کچھ نہیں ہے لیکن آسمان اپنی وسعت کی بناء پر تمام نظروں کے لئے کافی ہے لہٰذا مزاحمت بھی نہیں ہے اور اصلاً ایک دوسرے پر حسد نہیں ہے۔

اے مخاطب اللہ جل شانہ تجھے بصیرت نصیب فرمادے آمین اپنا

آپ پر رحم کھا کر ایسی نعمت طلب کر جس میں مزاحمت نہیں ہے اور دل میں بے انتہا لذّت ہے جس میں ذرا بھی کدورت نہیں ہے اور یہ وسعت اور لذت محض اللہ جل شانہ کی معرفت اور اس کے صفات کی معرفت اور اس کے عجائب قدرت میں غور و فکر کرنے ہی سے حاصل ہوتی ہے اور آخرت کی نعمتیں اسی معرفت سے زیادہ مقدار میں حاصل ہوتی ہیں۔

پھر اگر تجھے اللہ جلّ شانہٗ کی معرفت کا شوق اور لذت حاصل نہیں ہے اور تجھ میں کاہلی اور سُستی ہے اور تیری رغبت کمزور ہے تو پھر تو اس میں معذور ہے اس لئے کہ عنین (یعنی نامرد) جماع کی لذّت کا شوق نہیں رکھتا اور بچہ بادشاہت کی لذت کا شوق نہیں رکھتا اس لئے کہ ان لذتوں کے حاصل کرنے والے رجال آخرت میں نہ کہ صبیان اور مخنثین۔

اللہ جلّ شانہ فرماتے ہیں رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ترجمہ:۔ یہ وہ حضرات ہیں جن کو تجارت اور خرید و فروخت اللہ جلّ شانہٗ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی ہے اور دوسرے لوگ ان لذتوں کی طرف شوق نہیں رکھتے اس لئے کہ شوق ذوق کے بعد حاصل ہوتا ہے اور جو شخص ذوق نہیں رکھتا ہے معرفت نہیں رکھتا ہے اور جو معرفت نہیں رکھتا وہ شوق نہیں رکھتا ہے اور جو شوق نہیں رکھتا اس میں طلب پیدا نہیں ہوتی اور جو طلب نہیں رکھتا ہے وہ پا نہیں سکتا اور جو پا نہیں سکتا وہ اسفل السافلین میں محرومین کے ساتھ پیچھے رہ جاتا ہے اللہ جلّ شانہٗ ایسے لوگوں کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

وَمَن يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ۝

ترجمہ :- اور جو شخص اللہ کی نصیحت (یعنی قرآن اور وحی) سے (جان بوجھ کر) اندھا بن جاوے (جیسے یہ کفار ہیں کہ دلائل شافیہ موجبہ للحلم بالضرور کے ہوتے ہوئے تجاہل و تغافل کرتے ہیں۔ جیسا فرعونیوں کا حال آیا ہے وَجَحَدُوْا بِهَا وَاسْتَيْقَنَتْهَا اَنْفُسُهُمْ الخ) ہم اس پر ایک شیطان مسلط کر دیتے ہیں سو وہ (ہر وقت) اس کے ساتھ رہتا ہے اور وہ (ساتھ رہنے والے شیاطین) ان (معترضین عن القرآن) کو (برابر) راہِ (حق) سے روکتے رہتے ہیں (اور تسلط کا یہی اثر ہے) اور یہ لوگ (باوجود راہِ حق سے دور رہنے کے) یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ (یعنی ہم) راہِ (راست) پر ہیں (سو جس کی گمراہی کی یہ صورت اور یہ حالت ہو اس کے راہ پر آنے کی کیا اُمید ہے سو غم کیوں کیا جاوے اور اس سے بھی تسلی رکھئے کہ ان کا یہ تغافل جلدی ہی ختم ہو گا اور جلدی ہی ان کو اپنی غلطی ظاہر ہو جاوے گی کیونکہ یہ تغافل محض دنیا ھی تک ہے۔

چھٹا باب

حسد اور کینہ کے بارے میں بزرگوں کے ارشادات

۱۔ حضرت اقدس مرشدی شیخ الحدیث صاحب نور اللہ مرقدہ ایک گرامی نامہ میں ارشاد فرماتے ہیں۔ کینہ کدورت سے بڑھا ہوا ہے کدورت سے بڑھا ہوا ہے کدورت تو ابتدائی تکدر ہوتا ہے جس سے کوئی نقصان نہیں بشرطیکہ اس کا اثر مرتب نہ ہو اور کینہ کسی سے دشمنی رکھنی ہے۔

مکاتیبِ مخصوصہ

۲۔ وَقَالَ الْحَسَنُ مَا رَأَيْتُ ظَالِمًا أَشْبَهُ بِمَظْلُومٍ مِنْ حَاسِدٍ نفس دَائِمٌ وَحُزْنٌ لَازِمٌ وَعِبْرَةٌ لَا تَنْفَدُ۔ تفسیر القرطبی جلد ۵ صفحہ ۲۵۱

ترجمہ: حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں میں نے نہیں دیکھا کسی ظالم کو جو مظلوم کے ساتھ زیادہ مشابہ ہو حاسد سے جو حسد دل کے ساتھ ہمیشہ لگا رہتا ہو اور دائمی غم ساتھ لگا ہو ——— اور ایسی عبرت جو کبھی ختم نہ ہوتی ہو۔

۳۔ وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: لَا تُعَادُوا نِعَمَ اللهِ قِيلَ لَهُ مَنْ يُعَادِي نِعَمَ اللهِ قَالَ الَّذِينَ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتٰهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ (حوالہ بالا ایضا)

ترجمہ: عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں

سے دشمنی نہ رکھو آپ سے عرض کیا گیا کون شخص اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے دشمنی رکھتا ہے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں پر لوگوں سے حسد رکھتے ہیں۔

۴۔ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ بَعْضِ الْکُتُبِ : اَلْحُسُوْدُ عَدُوٌّ نِعْمَتِیْ مُتَسَخِّطٌ لِقَضَاءِیْ غَیْرُ رَاضٍ بِقِسْمَتِیْ۔ حوالہ بالا ایضا

ترجمہ : اللہ جل شانہ اپنی بعض کتابوں میں ارشاد فرماتے ہیں کہ حاسد میری نعمتوں کا دشمن ہے میرے فیصلوں کا دشمن ہے میری تقسیم پر راضی نہیں ہے۔

۵۔ وَلِمَنْصُوْرِ الْفَقِیْہِ

اَلَا قُلْ لِمَنْ ظَلَّ لِیْ حَاسِدًا اَتَدْرِیْ عَلٰی مَنْ اَسَأْتَ الْاَدَبْ

اَسَأْتَ عَلَی اللّٰہِ فِیْ حُکْمِہٖ اِذَا اَنْتَ لَمْ تَرْضَ لِیْ مَا وَھَبْ

حوالہ بالا ایضا

ترجمہ :۔ خبردار کہدو اس شخص کو جو مجھ پر حسد کر رہا ہے کیا تجھے معلوم بھی ہے کہ کس ذات کے ساتھ بے ادبی کر رہا ہے تو اللہ جل شانہ کی ذات پر اسکے فیصلہ کے بارے میں بے ادبی کر رہا ہے جب کہ تو اللہ تعالیٰ جل شانہ کی مجھے بخشی ہوئی نعمتوں سے ناراض ہے۔

۶۔ وَیُقَالُ :۔ اَلْحَسَدُ اَوَّلُ ذَنْبٍ عُصِیَ اللّٰہُ بِہٖ فِی السَّمَاءِ وَاَوَّلُ ذَنْبٍ عُصِیَ بِہٖ فِی الْاَرْضِ وَاَمَّا فِی السَّمَاءِ فَحَسَدُ اِبْلِیْسَ لِاٰدَمَ وَاَمَّا فِی الْاَرْضِ فَحَسَدُ قَابِیْلَ لِھَابِیْلَ۔

ترجمہ: علماء فرماتے ہیں سب سے پہلا گناہ حسد ہے جس کے ساتھ آسمان میں اللہ جل شانہ کی نافرمانی کی گئی اور سب سے پہلا گناہ ہے جس کے

ساتھ زمین میں اللہ جل شانہ کی نافرمانی کی گئی آسمان میں تو حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ ابلیس لعین نے حسد کیا اور زمین میں قابیل نے ھابیل کے ساتھ حسد کیا۔ (حوالہ بالا ایضا)

فائدہ:۔ حسد اس قدر بری بلا ہے جس کا سب سے پہلا ظہور آسمان جیسی مقدس جگہ میں ہوا۔ اور زمین میں سب سے پہلا گناہ حسد ہے جو ظاہر ہوا۔ حسد بذاتِ خود گناہ ہے اور گناہ بھی کیسا جو اپنی زندگی کی کمائی ہوئی نیکیوں کو کھاتا ہے اور نامۂ اعمال نیکیوں سے صاف اور گناہوں کو باقی رکھتا ہے اور استغفار نامۂ اعمال سے گناہوں کو صاف کر دیتا ہے اور صرف نیکیوں کو باقی رکھتا ہے ایک آگ ہے تو دوسرا باغ ہے جس میں نوع بنوع کے پھول کھلتے رہتے ہیں اور حسد آخرت کی لگی ہوئی کھیتی کو جلا کر بھسم کر دیتا ہے۔

۷۔ قال ابو العتاھیه

فَیَارَبِّ اِنَّ النَّاسَ لَا یُنْصِفُوْنَنِیْ فَکَیْفَ وَلَوْ اَنْصَفْتُھُمْ ظَلَمُوْنِیْ
وَاِنْ کَانَ لِیْ شَیْءٌ تَصَدُّوْا لِاَخْذِہٖ وَاِنْ شِئْتُ اَبْغِیْ شَیْئَھُمْ مَنَعُوْنِیْ
وَاِنْ نَالَھُمْ بَذْلِیْ فَلَا شُکْرَ عِنْدَھُمْ وَاِنْ اَنَا لَمْ اَبْذُلْ لَھُمْ شَتَمُوْنِیْ
وَاِنْ طَرَقَتْنِیْ نَکْبَۃٌ فَکِھُوْا بِھَا وَاِنْ صَحِبَتْنِیْ نِعْمَۃٌ حَسَدُوْنِیْ
سَاَمْنَعُ قَلْبِیْ اَنْ یَحِنَّ اِلَیْھِمْ وَاَحْجُبُ عَنْھُمْ نَاظِرِیْ وَجُفُوْنِیْ

حوالہ بالا ایضا

ترجمہ:۔ ابو العتاھیہ فرماتے ہیں اے میرے پروردگار لوگ مجھ سے انصاف نہیں کرتے ہیں پس کیسے وہ انصاف کرتے جبکہ میں ان کے ساتھ انصاف کرتا ہوں تو وہ مجھ پر ظلم کرتے ہیں اور اگر میرے پاس کوئی چیز ہوتی ہے تو وہ اس کے لینے کے درپے ہوتے ہیں اور اگر میں ان کی کوئی چیز لینا چاہوں تو

وہ مجھ سے بخل کرتے ہیں اور اگر میں ان کے لئے کوئی سعی کروں تو جزاک اللہ نہیں کہتے اور اگر میں ان کے لیے سعی نہ کروں تو مجھے سب شتم کرتے ہیں اور اگر مجھ کو کوئی مصیبت پہنچے تو خوشیاں مناتے ہیں اور اگر مجھے کوئی نعمت پہنچتی ہے تو مجھ پر حسد کرنے لگتے ہیں ہاں اب میں اپنے دل کو ان پر شفقت کرنے سے روکتا ہوں اور اپنی نظر اور چہرے کو ان سے پردے میں رکھتا ہوں۔ (حوالہ بالا ایضا)

٨۔ قال العلماءِ اَلْحَاسِدُ لَا یَضُرُّ اِلَّا اِذَا ظَهَرَ حَسَدُہٗ بِفِعْلٍ اَوْ قَوْلٍ وَ ذَالِکَ بِاَنْ یَحْمِلَهُ الْحَسَدُ عَلٰی اِیْقَاعِ الشَّرِّ بِالْمَحْسُوْدِ فَیَتَّبِعُ مُسَاوِئَہٗ وَیَطْلُبُ عَثَرَاتَہٗ۔

ترجمہ: علماء فرماتے ہیں کہ حاسد اسی وقت نقصان پہنچاتا ہے جب کہ وہ اپنے قول اور اپنے فعل سے حسد ظاہر کرنے لگے اور یہ اس وجہ سے کہ حاسد کو حسد محسود پر شر پہنچانے پر آمادہ کرتا ہے پھر وہ اس کی برائیوں کے پیچھے پڑتا ہے اور اس کی لغزشوں کو تلاش کرتا رہتا ہے۔

(تفسیر قرطبی جلد ٢٠ صفحہ ٢٥٩)

٩۔ بعض حکماء فرماتے ہیں کہ حاسد پانچ طریقہ سے اپنے پروردگار کے ساتھ مقابلہ کرنے پر اتر آتا ہے (١) اول یہ کہ ہر وہ نعمتیں جو دوسروں کے پاس ہیں سب سے بغض رکھتا ہے (٢) دوسرا حاسد اپنے رب کی اپنے بندوں میں تقسیم کی ہوئی نعمتوں پر ناراض ہے گویا کہ بزبانِ حال اللہ جل شانہٗ سے یوں کہتا ہے کہ یہ نعمتوں کی تقسیم آپ نے کیوں کی؟ (٣) تیسرا یہ کہ حاسد اللہ جل شانہٗ کے فعل کا مخالف ہے یعنی اللہ جل شانہٗ اپنے ... میں سے جسے چاہیں اپنا فضل عطا فرماتے ہیں اور حاسد اللہ کے

نفس میں بخیلی کرتا ہے (۴) چوتھا حاسد اولیا اللہ کی رسوائی اور ان سے نعمتوں کے زوال کو چاہتا ہے (۵) پانچواں حاسد اللہ کے دشمن ابلیس کی اعانت اور مدد کرتا ہے (تفسیر قرطبی جلد ۲ صـ ۲۶۰)

۱۰۔ بعض علماء فرماتے ہیں حاسد کو مجامع اور مجالس میں سوائے ندامت اور شرمندگی کے اور کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی اور ملائکہ کے پاس سے سوائے لعنت اور بغض کے اور کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی اور خلوت اور تنہائی میں سوائے پریشانی اور غم کے اور کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی اور آخرت میں سوائے غم اور آتش دوزخ کے اور کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی اور حاسد کو اللہ جل شانہ سے بُعد اور غضب کے اور کوئی چیز حاصل نہیں ہوتی ۔ حوالہ بالا ایضاً

۱۱۔ حضرت زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ حاسد ہی نعمت کا دشمن ہے اور میرے حکم سے خفا ہوتا ہے اور اپنے بندوں میں جو میں نے قسمت کی ہے اسے پسند نہیں کرتا (اکسیر ہدایت صـ ۳۳۴)

۱۲۔ حضرت عون بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بادشاہ کو نصیحت کی اور فرمایا کہ تکبر سے دور رہا کر اس واسطے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ کا پہلا گناہ تکبر کے سبب سے ہوا ہے کیوں کہ ابلیس نے سجدہ نہ کیا تو تکبر ہی سے نہ کیا اور حرص سے دور رہا کر اس واسطے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے حرص ہی نے نکالا اور حسد سے دور رہا کر اس لئے کہ خونِ ناحق پہلے حسد ہی سے ہوا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے نے اپنے بھائی کو مار ڈالا اور جب صحابہ رضوان اللہ علیہم کا ذکر ہو یا حق تعالیٰ کی صفتیں بیان ہوں یا ستاروں کی باتیں ہو تو چپ رہ اور زبان کی نگاہ رکھ ۔ اکسیر ھدایت صـ ۳۳۵)

۱۳۔ حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا کے باب میں میں نے

کسی کا حسد نہیں کیا اس واسطے کہ اگر وہ شخص جنتی ہے تو جو نعمتیں جنت میں ہونگی اس کے مقابلہ میں دنیا کی کیا حقیقت ہے اور اگر وہ دوزخی ہے تو وہ چونکہ آگ میں جلے گا اسے اس نعمت سے فائدہ کیا۔

۱۴- حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص نے پوچھا کہ مسلمان حسد کرتا ہے فرمایا کہ حضرت یعقوب علی نبینا علیہ السلام کے بیٹوں کو کیا تو بھول گیا اگر سینہ میں ایسا رنج رہے کہ معاملہ کرنے سے نہیں نکلتا تو وہ نقصان نہیں کرتا (حوالہ بالا ایضاً)

۱۵- حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ جو موت کو بہت یاد کرتا ہے وہ نہ خوش ہوتا ہے اور نہ حسد کرتا ہے۔ (حوالہ بالا ایضاً)

۱۶- امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کافروں کے ساتھ حسد کرنے سے نعمتِ ایمان بھی جاتی رہتی ہے جیسا کہ حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں وَدَّت طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ۔ ترجمہ: ایک گروہ اہل کتاب کی دلی خواہش ہے کہ تمہیں راہِ حق سے بھٹکا دیں۔

(حوالہ بالا ایضاً)

۱۷- امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حسد حاسد کے واسطے سردست رنج وعذاب ہے اور آخرت کا بڑا نقصان ہے اس واسطے کہ احکم الحاکمین کے حکم کے ساتھ اس کی خفگی اور نارضامندی ہے اور اس قسمت سے کراہت اور انکار ہے جو حکیم علی الاطلاق نے کمالِ حکمت کے ساتھ کی ہے اور کسی کو اس کے بھید کی طرف راہ نہیں دی ہے تو حسد میں اس سے زیادہ اور کیا جنایت ہوگی پھر اس میں مسلمانوں پر بے رحمی بھی ہوتی ہے کہ انکی بدخواہی کی اور اس بدخواہی میں وہ ابلیس کا شریک ہوا اس سے زیادہ اور کیا

شامت ہوگی (حوالہ بالا ایضاً)

۱۸۔ حضرت اقدس مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حسد قلبی مرض ہے اس میں دین کا بھی نقصان ہے اور دنیا کا بھی دین کا نقصان یہ ہے کہ اس کے کئے ہوئے نیک اعمال ساقط ہوجاتے ہیں نیکیاں چلی جاتی ہیں اور حق تعالیٰ کے غصہ کا نشانہ بنا ہوا ہے اور دنیا کا نقصان یہ ہے کہ حاسد ہمیشہ رنج و غم میں مبتلا اور اسی فکر میں گھلتا رہتا ہے کہ کسی طرح فلاں شخص کو ذلت و افلاس نصیب ہو اس طرح عذابِ آخرت بھی سر رکھا اور اپنی قناعت اور آرام کی زندگی کو رخصت کرکے ہر وقت کی خلش اور دنیوی کوفت خریدی (شریعت اور طریقت ص۲۲۳)

۱۹۔ حضرت قطبِ ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا اے مسلمان تجھے اللہ اس کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور کتاب اللہ پر ایمان و یقین کا دم بھرتے ہوئے پھر کسی دوسرے مسلمان پر حسد کرتے ہوئے دیکھکر مجھے نہایت رنج و افسوس ہوتا ہے اور میں یقین کرنے لگتا ہوں کہ تیرا ایمان بالکل ضعیف اور کمزور توکل ہے تو اس کی خوش حالی و فارغ البالی کو برداشت نہیں کرسکتا تو اس کے عمدہ لباس عمدہ خوراک نکاح اور اہل و عیال کو دیکھ کر جلتا ہے اور اپنی کمینگی اور پست حوصلگی اور تنگ ظرفی سے یہ خواہش رکھتا ہے کہ وہ تمام نعمتیں اس سے زائل ہوجائیں جو اس کے خالق و رازق نے اسے عطا فرما رکھی ہے بالفاظِ دیگر تو خدا کی خدائی اس کی تقسیم رزق اور اس کی مشیت و اختیار میں دخل دینا چاہتا ہے جو صریحاً مُضر ہے اور اپنے فاعل کے لئے وجہ ذلت و بربادی ہے۔

یاد رکھ کہ اللہ تعالیٰ کے اختیارات تیرے اختیارات نہیں ہو سکتے اور اس کے تصرفات تیرے تصرفات نہیں بن سکتے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو جو کچھ دیتا ہے یا دینا چاہتا ہے کیا تو اپنے جذبۂ حسد کے تحت اللہ تعالیٰ سے مقابل آکر یہ خواہش رکھے گا کہ وہ نعمتیں اور وہ چیزیں اللہ اسے نہ دے کیا یہ صریحاً مشیت ایزدی اور فیصلہ خداوندی کا مقابلہ نہیں اگر ہے اور یقیناً ہے تو یہ سمجھ لے کہ تو کس قدر ذلیل وخوار اور تباہ و برباد ہوگا۔

۲۰۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حسد ایک ایسی ملعون ومقہور چیز ہے جو تیرے ایمان کو کھوکھلا کر دیتی ہے تجھے اپنے مولیٰ کے رحم والتفات سے گرا دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ کو تیرا دشمن ومخالف بنا دیتی ہے (فتوح الغیب ص۱۰۱)

۲۱۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حسد سے زیادہ اور کیا عذاب ہے اس واسطے کہ حاسد کی طرح کوئی ظالم مظلوم کا سا نہیں ہوجاتا اگر محسود کو حاسد کے مرنے کی خبر ہو یا یہ معلوم ہو کر حاسد حسد کے رنج وعذاب سے چھوٹ گیا تو محسود رنجیدہ ہوتا ہے اس واسطے کہ وہ چاہا کرتا ہے کہ میں نعمت میں ہمیشہ محسود رہوں اور حاسد رنج حسد میں مبتلا رہے اور محسود کا دینی فائدہ یہ ہے کہ وہ حسد کے سبب سے حاسد کا مظلوم ہے اور شاید کہ حاسد زبان اور معاملہ سے ظلم کرے اور اس سبب سے اسکی نیکیاں محسود کے نامۂ اعمال میں نقل کردیں اور محسود کے گناہ اس کی گردن پر دھر دیں۔ حاسد نے تو یہ چاہا کہ محسود سے نعمتِ دنیا جاتی رہے حالانکہ اس کے واسطے نعمت آخرت بھی زیادہ ہوگئی اور حاسد کو دنیا میں سردست رنج وعذاب ہوا اور عذابِ

آخرت کی بنیاد جم گئی ۔ وہ تو یہ سمجھا تھا کہ میں اپنا دوست اور محسود کا دشمن ہوں غور کرے تو حقیقت میں اپنا دشمن اور محسود کا دوست ہے جو بذاتِ خود رنجور اور مغموم رکھتا ہے۔

۲۲- شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک حدیث قدسی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حسد کرنے والے میرے اور میری نعمت کے دشمن ہیں۔ حاسد اللہ کے دشمن اس طرح ہوئے کہ وہ اپنی مشیت کے تحت اپنے بندوں کو جو کچھ اور جتنا کچھ دینا چاہتا ہے وہ اس کی مخالفت کرتے ہیں کلام اللہ کی یہ آیت کیا بیان کر رہی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا: ترجمہ:- ہم نے حیاۃ دنیوی میں اپنے بندوں کے رزق و مشیت کو خود تقسیم کر دیا ہے اب یہ جرأت کس کافر اور مرتد کو ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے طے اور معین کردہ تقسیم کے خلاف محاذ باندھے اور اس کے مقابل و مبارز ہو پس یاد رکھ کہ کسی پر حسد کرنا اپنی ذات پر ظلم کرنا ہے یہ بدترین قسم کی حماقت اور نارواں بخل ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وَمَا ظَلَمْنَا هُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ - ہم تو اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتے وہ اپنے حسد اور بداعمالیوں سے خود ہی اپنی ذات پر ظلم کرتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے احکام اور فیصلے نہیں بدلتے اور نہ ہی میں اپنے بندوں پر ذرہ برابر ظلم کرتا ہوں پس میں تجھے تیری سلامتی اور فلاح و بہبود کے لئے تاکید کرتا ہوں کہ کسی بھی مسلمان بھائی کی فارغ البالی اور خوش حالی دیکھ کر ہرگز حسد نہ کر بلکہ اسکی تونگری و خوش حالی و ترقی و کامیابی دیکھ کر مسرور و مطمئن ہو

اور نہایت فراغ دلی کے ساتھ اسے مبارک باد دے اور طرزِ عمل سے اللہ تعالیٰ تجھ سے بھی رضامند ہوگا اور اپنی گوناگوں نعمتیں تجھ پر وسیع وبسیط کرے گا اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں حسد جیسی مذموم و مقہور چیز سے محفوظ رکھے اور اپنی نعمتوں پر حمد و شکر کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

۲۳۔ حضرت قطبِ ربانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس ضمن میں یہ تلقین بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ تو اپنی ذات پر حسد نہ کر اپنی ذات پر حسد کرنے کے یہ معنی ہیں کہ تجھے رازق نے اپنے فضل وکرم سے جو نعمتیں عطا فرما رکھی ہیں تو ان کے استعمال میں بخل سے کام لے اور دولت کو بالکل خرچ کرنا نہ چاہے مثلاً روپیہ بچانے کے لئے نہ تو عمدہ لباس پہنے نہ اچھا کھانا کھائے نہ معیاری رہائش اختیار کرے اور نہ اپنے بیوی بچوں کی آسائش پر روپیہ خرچ کرے یہ طریقِ عمل اپنی ذات پر حسد وظلم کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی ناقدری وناشکری ہے نعمتوں کا عملی نظریہ یہ ہے کہ انھیں چھپانے کے بجائے ظاہر کیا جائے اور انہیں فیاضی سے استعمال میں لاکر دادِ رزق دی جائے۔

جیساکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولِ برحق صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اپنے پروردگار کی نعمتوں کا اظہار کیجئے (انہیں استعمال میں لائیے) اور انہیں لوگوں کے سامنے بیان فرمایئے اللہ تعالیٰ ہمیں شکرِ نعمت کی زبانی وعملی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (فتوح الغیب ص ۱۰۵)

۲۴۔ بعض حکماء فرماتے ہیں کہ حسد ایسا زخم ہے جو کبھی مندمل نہیں ہوتا ہے یعنی ٹھیک نہیں ہوتا ہے (احیاء العلوم الدین ص ۱۸۵)

۲۵۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سارے لوگ اللہ جل شانہ

کی عطا کی ہوئی نعمتوں پر دوسروں سے راضی رہتے ہیں سوائے حاسد کے کہ وہ ان نعمتوں پر جو بندوں کو اللہ جل شانہٗ نے عطا کی ہیں ناراض رہتا ہے اور ان نعمتوں کے زوال کی تمنا کرتا ہے۔ (حوالہ بالا ایضا)

۲۶- ایک شاعر رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہی خوب کہا ہے

کل العدوات ترجی اماتتھا

الا عداوۃ من عاداک من حسد

ترجمہ:- ساری عداوتیں ایسی ہیں جن کے ختم ہونے کی اُمیدیں کی جا سکتی ہیں مگر ایسے شخص کی عداوت جو حسد کی وجہ سے ہے اس کے ختم ہونے کی اُمید نہیں کی جا سکتی۔

۲۷- حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ حسد کے دس حصّے ہیں نو حصے علماء میں ہیں اور ایک حصّہ تمام عالم میں ہے۔

(انیس الواعظین اردو ترجمہ جلیس الناصحین) ص۱۳۲

۲۸- حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں کبھی اہلِ دنیا پر حسد نہیں کرتا اس لئے کہ اگر وہ جنتی ہے تو اس نعمت کے مقابلہ میں دنیا اس کے لئے بے قدر ہے اور اگر دوزخی ہے تو اسے دنیا کی نعمت سے کیا فائدہ ہوگا جب عقبیٰ میں دوزخ پائے گا۔ (حوالہ بالا ایضاً)

۲۹- کسی نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ مومن بھی حاسد ہوتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں جیسے برادران یوسف علیہ السلام نے حسد کیا اس لئے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام حضرت یوسف علیہ السلام کو زیادہ چاہتے تھے۔ (حوالہ بالا ایضاً)

۳۰- حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ موت کو

یاد کرنے والا کبھی خوش نہیں رہتا نہ حسد کرتا ہے۔ (حوالہ بالا ایضاً)

۳۱۔ احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پانچ باتیں یاد رکھو (۱) حاسد کو کبھی راحت نہیں ملتی (۲) جھوٹے کو کبھی مروت نہیں ہوتی (۳) بادشاہ کبھی وفادار نہیں ہوتے (۴) بخیل کا کوئی طرفدار نہیں ہوتا (۵) بدخلق کی سرداری کوئی پسند نہیں کرتا۔

۳۲۔ خلیل ابن احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ حاسد باوجودیکہ ظالم ہے مگر اس سے بڑھ کر ظلم کسی پر نہیں ہوا اس کا دم ہر وقت گھٹتا رہتا ہے ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے اس پر ہر دم آفتیں برستی رہتی ہیں اور غم و غصہ سے اسے کبھی فرصت نہیں ملتی۔

۳۳۔ بشر بن حارث حافی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ قرابت میں عداوت ہوتی ہے اور پڑوس میں حسد ہوتا ہے اور نفع بھائی چارہ میں ہے۔

۳۴۔ مبردؒ کہتے ہیں کہ حسد کرنے والے کی آنکھ ہر وقت چوکیداری میں کھلی ہیں اسے برائیاں نظر آتی ہیں اور بھلائیاں پوشیدہ رہتی ہیں سامنے تو بڑے تپاک سے پیش آتا ہے اور محبت اور خوشی ظاہر کرتا ہے لیکن دل میں جو ہے وہ ہے حاسد کی عداوت بغیر کسی جرم کے ہوتی ہے اس کے سامنے کوئی عذر معذرت نفع نہیں دے سکتی۔

(مختصر شعب الایمان اردو للبیہقی رحمۃ اللہ صفحہ ۹۶)

۳۵۔ سلف صالحین کے اخلاق سے ایک یہ ہے کہ جو ہمسران کو برا کہتے اور حسد کرتے ان کی تعریف کرتے ان کی عداوت اور حسد ان کو نیکی سے یاد کرنے سے نہیں روکتی۔ بفضلہ تعالیٰ میں (مصنف کتاب شیخ عبدالوہاب ابن احمد الشعرانی) اس خصلت سے آراستہ

ہوں جو علماء اور فقراء میرے ساتھ دشمنی اور حسد کرتے ہیں میں نے برابر
ان کے مناقب کو ذکر کیا اور عداوت کا لفظ ان کے لحاظ سے ہے نہ
میری طرف سے کیونکہ میں کسی مسلمان کے ساتھ اپنے نفس کے لئے
عداوت نہیں رکھتا بلکہ وہ خود مجھ سے عداوت رکھتے ہیں کیونکہ میں انکی
باتوں میں جو عداوت پیدا کرتی ہیں امداد نہیں دیتا مثلاً ترک صلوٰۃ
شرب خمر یا لوگوں کے پیٹھ پیچھے بُرا کہنے میں یا ان کے امورِ دنیاوی میں
رکاوٹ پیدا کرنے میں وغیرہ وغیرہ میری یہ حالت انکی سخت عداوت
ہوتے ہوئے تھی میں نے اس امر کو میرے دل میں کسی مسلمان کی عداوت
نہیں اللہ کی عنایت پر بطور دلیل پیش کیا ہے اکثر لوگ اپنے دشمن کا
نام لے کر خوش نہیں ہوتے چہ جائیکہ ان کے محاسن کی لوگوں میں اشاعت
کریں میں نے ان دوستوں کی تکالیف کو اپنی کتاب المنن میں پورا ذکر
کیا ہے ان میں سے بعض نے بارہا میرے قتل کی سعی کی اور بعض نے
مصر سے نکالنے میں پوری کوشش کی بعض نے میری مؤلفہ کتابوں میں
عقائد اہلسنت والجماعت کے مخالف عقائد تک کر دیئے اور مصر و
حجاز میں میری طرف سے ان کی اشاعت کرنے لگے جیسا کہ میں نے
ان باتوں کی طرف خطبہ میں اشارہ کیا ہے بعض نے بادشاہ علی وزیر
والئ مصر کے پاس میرے نسبت بہتان باندھے کہ کسی مومن کو ان کو
زبان پر لانا بھی مناسب نہیں ان تمام تکالیف کا دار و مدار مصر کے تین
اشخاص پر تھا جو عالم اور صالح مشہور تھے یہ تینوں صاحب اللہ کی رحمت
کی طرف کوچ کر گئے میں نے دونوں جہاں میں ان کو بری کیا میں نے یہ
صرف اس لئے ذکر کیا ہے کہ میرے دوست میرے ہمعصروں کی طرف

بے تکلیف پر میری پیروی کریں اور لطف یہ ہے کہ یہ تینوں صاحب آپس میں ایک دوسرے کے مخالف تھے لیکن میری مخالفت میں سب اکٹھے ہو گئے کیونکہ میں صرف علم و صلاح کی شہرت میں ان کے شریک و مزاحم تھا جس پر انہوں نے مختلف طریق سے مجھے تکلیف دینی چاہی اور باقی تمام مصر والے مجھ پر مہربان تھے میں نے ان صاحبوں کے مناقب و طبقات علماء و صوفیاء میں بخوبی بیان کئے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ اس عادت سے متصف ہونے میں کوئی ہمعصر مجھ سے سبقت لے گیا ہو بلکہ بعض کی نسبت اپنے دشمنوں کا مقابلہ منقول ہے۔

شکر اس خدا کا جس نے اس خلق محمدیؐ سے ہم کو متصف کیا اور ہم کو ایسے لوگوں میں کیا جو بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں دیتے بلکہ معاف اور درگذر کرتے ہیں۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(اخلاق سلف تلخیص و ترجمہ تنبیہ المغترین الشعرانیؒ) صفحہ ۲۳۸

ساتواں باب
حسد اور کینہ کا علاج

علاج نمبر ۱:۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک شخص نے حسد کی بیماری کا علاج دریافت کیا:۔ فرمایا کہ تین ۳ ہفتہ تک یہ عمل کر کے پھر اطلاع کرو۔

۱۔ جس پر حسد ہو اس کے لئے ہر روز دعا کا معمول بنا لینا۔

۲۔ اپنی مجالس میں اس کی تعریف کرنا۔

IMTIAZ AHMAD KHAN MEMORIAL LIBRARY • امتیاز احمد خان میموریل لائبریری • 13 MOTILAL NEHRU MARG, NEW DELHI-110011

۳-گاہ بگاہ ھدیہ اور تحفہ بھیجنا۔

۴-ناشتہ یا کھانے کی گاہ بگاہ دعوت کرنا۔

۵-جب سفر کرنا ہو تو ان سے ملاقات کر کے جانا اور واپسی پر کوئی تحفہ ان کے لئے بھی لانا۔

تین ہفتہ کے بعد لکھا کہ حضرت میری بیماری حسد کی آدھی ختم ہوگئی۔

حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں تحریر فرمایا تین ہفتہ پھر یہی نسخہ استعمال کریں۔

"تین ہفتہ کے بعد حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا حضرت اب تو بجائے نفرت اور جلن کے ان کی محبت معلوم ہونے لگی ہے"

"یہ دواء تلخ تلخ تو ہوتی ہے لیکن حلق سے اتارنے کے بعد کیسا دل کو چین عطا ہوا ورنہ تمام زندگی حسد کی آگ سے تباہ رہتی اور سکون و چین سب چھن جاتا اور آخرۃ الگ تباہ ہوتی۔

علاج نمبر۲:- حسد کے علاج کے بارے میں حضرت مولانا محمد احمد پرتاپگڈھی ؒ کے دو اشعار ملاحظہ ہوں۔

حسد کی آگ میں کیوں جل رہے ہو
کفِ افسوس تم کیوں مل رہے ہو
خدا کے فیصلے سے کیوں ہو ناراض
جہنم کی طرف کیوں چل رہے ہو

(روح کی بیماریاں اور ان کا علاج) ص ۱۳۶

علاج نمبر۳:- حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ

حسد کا مقصود تو یہ ہے کہ محسود یعنی جس پر حسد کیا جائے اس کی عیب جوئی کریں اور رنج و غم کے گھونٹ رات دن پئیں لہٰذا نفس پر جبر کریں اور قصداً اس کے منشاء کی مخالفت کر کے اس کی ضد پر عمل کریں یعنی محسود کی تعریفیں بیان کریں گو نفس کو ناگوار ہو مگر زبان پر تو اختیار ہے اس کے ساتھ نیاز مندی کے ساتھ ملاقات و کلام کریں اور اس کے ضرر پر زبان سے رنج ظاہر کیا کریں اس کے سامنے بھی اور دوسروں کے سامنے بھی کبھی کبھی اس کو ھدیہ دیا کریں اس سے اعراض کو دل چاہے تو اس سے ملیں اگر وہ سامنے آجائے تو اسکی تعظیم کریں اس کو ابتدا بالسلام کریں اس کے ساتھ احسان سلوک اور تواضع سے پیش آئیں ان معاملات سے اس شخص کے قلب میں تمہاری محبت پیدا ہوگی پھر وہ تم سے اسی طور سے پیش آوے گا اس سے تمہارے دل میں اس کی محبت پیدا ہوگی اور حسد جاتا رہے گا۔ (شریعت اور طریقت صفحہ ۲۲۳)

علاج نمبر ۴ :۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حسد کا علمی علاج یہ ہے کہ حاسد یہ جان لے کہ حسد دین و دنیا میں حاسد کے نقصان اور محسود کے نفع کا سبب ہوتا ہے حاسد کے واسطے نقصان یہ ہے کہ وہ ہمیشہ غم و اندوہ اور عذاب میں رہتا ہے کیونکہ کوئی وقت اس سے خالی نہیں ہوتا کہ کسی نہ کسی کو نعمت نہ پہنچتی ہو اور جس طرح رنج و کیفیت پر اپنے دشمن کا ہونا چاہتا ہے خود ہی اس رنج و کیفیت میں رہتا ہے کیونکہ حسد کے غم سے بڑھ کر کوئی غم نہیں ہوتا تو اس سے زیادہ کیا بے عقلی ہوگی کہ حاسد بذات خود اپنے دشمن کے سبب سے اپنے کو رنجیدہ رکھتا ہے اور حسد سے دشمن کا کوئی نقصان نہیں اس واسطے کہ تقدیر الٰہی میں اس نعمت کی ایک

مدت معین ہے وہ آگے پیچھے نہیں ہو سکتی اس واسطے کہ تقدیر ازلی اس نعمت کا سبب ہے۔

جیسا کہ قصہ ہے ایک نبی علیہ السلام کا کہ انہوں نے ایک حاکمہ عورت سے عاجز آکر حق تعالیٰ شانہٗ کی بارگاہ میں بڑی شکایت کی وحی آئی فِرَّمِن قدامھا حتی تنقضی ایامھا یعنی اس کے سامنے سے بھاگ حتیٰ کہ اس کی مدت گذر جائے کیونکہ جتنی مدت ازل میں مقدر ہو چکی وہ نہیں پھرتی۔

دوسرے نبی علیہ السلام کا قصہ ہے کہ وہ ایک مصیبت میں پڑ گئے تھے بہت دُعا اور زاری کرتے تھے ان پر وحی آئی کہ جس دن میں نے زمین و آسمان کا ایک اندازہ ٹھیرایا تیری قسمت میں یہی آیا گیا تو یہ کہتا ہے کہ نئے سرے سے تیرے واسطے قسمت کروں۔

(کیمیائے سعادت ترجمہ اکسیر ھدایت صفحہ ۳۲۷)

حسد کا یہ علمی علاج ہوا کہ مذکورہ باتوں کو غور کرے تو حسد سے انشاءاللہ نجات ہو جائے گی۔

علاج نمبر ۵:۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حسد کا علمی علاج یہ ہے کہ محبت اور مشقت کر کے اسباب حسد کو اپنے باطن سے کھود پھینکے کیونکہ کبر و عجب عداوت جاہ و مال کی محبت وغیرہ حسد کا سبب ہیں اپنے دل سے اکھاڑ ڈالے یہی مسہل ہے تا حسد خود نہ رہے جب حسد پیدا ہو تو اس کو اس طرح روکے اور ٹھہرالئے کہ جو کچھ حسد کہے اس کے خلاف عمل میں لائے مثلاً اگر حسد کہے کہ فلاں آدمی پر طعن کر تو تو اس کی تعریف کرے اور جب حسد حکم کرے کہ تکبر کر تو تُو عاجزی کرے

اور جب کہے کہ فلاں آدمی نعمت زائل کرنے میں کوشش اور عداوت کر تو تو اس کی مدد کرے اس سے بہتر کوئی علاج نہیں ہے کہ اسکی پیٹھ پیچھے اس کی تعریف کرے اور اس کے کام کو بالا کرے تاکہ وہ سنکر خوشدل ہو تو وہ پرتو تجھ پر پڑے گا اور اس کے عکس سے تیرا دل بھی خوش ہوگا اور عداوت منقطع ہو جائے گی جیساکہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ. ترجمہ:- آپ نیک برتاؤ سے ٹال دیا کیجئے پھر یکایک آپ میں اور جس شخص میں عداوت تھی وہ ایسا ہو جائے گا جیسا کوئی ولی دوست ہوتا ہے۔ (بیان القرآن) اس مقام پر شیطان یوں بھڑکاتا ہے کہ اگر تو اپنی عاجزی اور اسکی تعریف کرے گا تو تجھے عاجز جانیں گے پس اے عزیز تجھے اختیار ہے خواہ حق تعالیٰ کا فرمانبردار بن خواہ ابلیس کا (حوالہ بالا ایضا)

اے عزیز جان تو کہ یہ دوا بہت مفید اور نافع ہے لیکن کڑوی ہے آدمی اس پر صبر نہیں کر سکتا مگر قوۃ علم سے کہ یہ جان لے کہ دین و دنیا میں میری نجات اسی سے ہے اور دین و دنیا میں میری تباہی حسد سے ہے اور ممکن نہیں کہ کوئی دوا ایسی نہ ہو جس میں تلخی اور تکلیف سہنا نہ پڑے اس بات سے قطع اُمید کرنا چاہیے ورنہ بیماری منجر بہ ہلاکت ہوگی اور وہ رنج خواہ مخواہ زیادہ ہوگا۔

علاج نمبر ۶:- امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اے عزیز اگر تو مجاہدہ کی کثرت کرے گا تو غالب ہے کہ جس نے تجھے ستایا ہو اور جو تیرا دوست ہو ان دونوں میں تجھے دل سے فرق معلوم ہو جائے اور دونوں

کی نعمت اور محنت تیرے نزدیک برابر نہ رہے بلکہ دشمن کی نعمت سے
تو بالطبع کارہ ہو جائے اور اپنی طبیعت پھرنے کا تو مکلف نہیں ہے کیونکہ
یہ اَمر تیرے اختیار میں نہیں تُو دو چیزوں کا مکلف ہے ایک تو یہ کہ
اس کراہتِ طبعی کو قول و فعل سے ہرگز ظاہر نہ کرے دوسرے یہ کہ
عقلاً کارہ رہے اور اپنے دل میں اس صفت سے انکار رکھے اور اس
اَمر کا خواہاں رہے کہ مجھ سے یہ صفت جاتی رہے جب تو نے یہ کیا تو
وبالِ حسد سے چھوٹ گیا لیکن اگر تو قول و فعل سے ہرگز اظہار نہ کرے
اور یہ صفت تجھ میں پائی جاتی ہے اس سے تو اپنے دِل میں کارہ بھی نہ
ہو تو بعض علماء نے کہا ہے اس کے سبب سے تو ماخوذ نہ ہوگا اور صحیح یہ ہے
کہ ماخوذ ہوگا کیوں کہ حسد حرام ہے اور یہ دل کا کام ہے بدن کا نہیں
اور جو شخص کسی مسلمان کے رنج کا خواہاں اور خوشی سے اندوہگیں رہے گا
وہ ضرور ماخوذ ہوگا مگر یہ کہ اے عزیز اگر تو اس صفت سے تو کراھت
رکھے تو البتہ حسد کے وبال سے نجات پائے گا۔ (حوالہ بالا ایضاً)

علاج نمبر ۷:۔ حسد سے بالکل وہی شخص نجات پاتا ہے جس پر توحید
غالب ہو جائے کسی کو دوست اور دشمن نہ سمجھے بلکہ سبھوں کو خدا کا
بندہ جانے اور سب اُمور کو ایک ہی جگہ سے دیکھے اور یہ حالت
نادر ہوتی ہے بجلی کی طرح چمک جاتی ہے زیادہ نہیں ٹھیرتی ہے۔

(حوالہ بالا ایضا)

علاج نمبر ۸:۔ ابلیس جو بڑا دشمن ہے حسد کرنے والا اسے شاد اور
مسرور کرتا ہے اس واسطے کہ ابلیس نے جب دیکھا کہ حاسد کو علم و ورع
اور جاہ و مال کی نعمت حاصل نہیں ہے تو ڈرا کہ اگر یہ راضی رہے گا تو

اسے ثوابِ آخرت حاصل ہوگا اس نے چاہا کہ ثوابِ آخرت بھی اس سے فوت ہوجائے اور فوت ہوگیا کیونکہ جو شخص عالموں اور دینداروں کو دوست رکھتا ہے اور ان کے جاہ و حشمت سے راضی رہتا ہے وہ قیامت کے دن انھی کے ساتھ ہوگا اس واسطے کہ بزرگوں نے کہا ہے کہ ثواب اسے سے جو عالم ہو یا متعلم یا ان کا دوست دار اور حاسد تینوں ثوابوں سے محروم ہے۔

علاج نمبر ۹ :۔ حاسد کی مثال ایسی ہے جو اپنے دشمن کو مارنے کے واسطے پتھر پھینکے دشمن کو تو پتھر نہ لگے الٹ کر اسی شخص کی داھنی آنکھ پر لگے اور وہ آنکھ پھوٹ جاوے اور اس حاسد کو اور غصّہ آوے دوبارہ زور سے پتھر مارے وہ بھی الٹ کر اسی کی دوسری آنکھ پھوڑ ڈالے پھر اور پتھر مارے وہ الٹ کر اسی کا سر توڑ دے اسی طرح پتھر مار مار کر خود زخمی ہو اور دشمن صحیح سلامت رہے اور دشمن اسے دیکھ دیکھ کر ہنسیں یہی حال حاسد کا ہے اس مضمون کو حاسد خوب غور و فکر کرے کہ میں محسود کے بجائے اپنا ہی نقصان کر رہا ہوں تو حسد کے وبال سے محفوظ رہے گا

(حوالہ بالا بتغیر یسیر)

علاج نمبر ۱۰ :۔ پھر اگر یہ نوبت پہنچے کہ حاسد دست و زبان سے غیبت کرے اور جھوٹ بولے اور حق بات کا انکار کرے تو اس کا مظلمہ اور بھی زیادہ ہوتا ہے تو جو شخص جانے گا کہ حسد زہرِ قاتل ہے اگر وہ عقل رکھتا ہوگا تو حسد اس سے چھوٹ جائے گا۔

علاج نمبر ۱۱ :۔ حال؛ ایک مرض بہت ہی خراب ہے وہ یہ ہے کہ کسی کے نقصان کی خبر سننے سے یا برائی کی خبر سننے سے دل بلا خیال کے

خوش ہوتا ہے۔

تحقیق:۔ یہ حسد کا مادہ ہے یا حقد کا جب کہ اس شخص سے کوئی رنج پہنچا ہو مگر مادہ پر مواخذہ نہیں اگر اس کے مقتضا پر عمل کیا جاوے تو مواخذہ ہے اور عمل اختیاری ہے اس سے بچنا ہی اختیاری ہے لیکن مادہ کو مضمحل کرنا ضروری ہے تاکہ بڑھ نہ جاوے اس کی تدبیر یہی ہے کہ شرمندہ ہوں ...... اور حق تعالیٰ سے توبہ کریں اور دعا کریں کہ اس کو دفع کریں اور اس شخص کی اعانت کریں خواہ مال سے یا بدن سے خواہ دعا سے اس سے وہ مادہ کالعدم ہو جائے گا۔ (تربیت السالک حصہ اوّل ص ۳۲۸)

علاج نمبر ۱۲:۔ احقر کے اندر سب سے بڑا عیب فی الحال جو ہے حسد ہے بلکہ غور سے جب دیکھتا ہوں مختلط بالحرص معلوم ہوتا ہے کیونکہ صورت اسکی یہ ہے کہ میرے احباب یا اغیار میں سے اگر کسی کو کچھ نفع یا مال حاصل ہو تو میرے دل میں ایسی رنجش پیدا ہوتی ہے کہ وہ نفع یا مال اس کو کیوں حاصل ہوا مجھ کو کیوں نہ ہوا سب مجھے حاصل ہوتا اگر کہیں بندہ بھی شریک رہا تو اس وقت مسئلہ زیادت کا بھی اضافہ ہو جاتا ہے لیکن بندہ اس رنجش کو دفع کی حتی الوسع کوشش کرتا ہے دفع ہونا تو درکنار دو چار روز تک اسکی تشویش دل میں رہتی ہے اس واسطے حکیم ماہر و کامل کے پاس بغیر اظہار کئے ہوئے چارہ ہی نہیں امید کامل کہ از روئے شفقت علاج مرحمت فرما کر سعادت دارین بخشیں (حوالہ بالا ایضاً)

تحقیق:۔ جس پر حسد ہوتا ہے اسکی مدح مجمع میں کرنا وہ سامنے آجاوے تو اس کی تعظیم کرنا اور اس کے لئے گاہ گاہ ھدیہ بھیجنا اس سے محسود کو محبت ہو جاتی ہے پھر حاسد کو محسود کی محبت ہو جاتی ہے اور محبوب پر حسد نہیں

ہوتا یہ ایک کلی علاج ہے جو جزئی معالجات سے سہل الوصول اور سریع الحصول ہے اور حرص کا مستقل علاج بعد میں پوچھ لیا جاوے۔

علاج نمبر ۱۳ :- سوال :- وعظ کے لئے لوگ تقاضا کرتے ہیں اور یہ جگہ ہے دیہات، عورتیں اور مرد دین سے بہت ناواقف ہیں حضرت اگر کسی سے کچھ غصہ میں بات چیت ہو جاتی ہے تو نماز تلاوت قرآن شریف میں جھگڑا ہی پیشِ نظر رہتا ہے گو تین دن کے اندر سلام کلام کرلیتا ہوں کینہ کے نکل جانے کی تدبیر تعلیم فرماوے۔

الجواب :- جس سے کینہ ہو اس کے ساتھ بتکلف اختلاط اور احسان کیجئے اِس سے کینہ نکل جائے گا۔

علاج نمبر ۱۴ :- حال :- میں دل میں کسی بات کو نہیں رکھتا صاف کہتا ہوں مگر بعض لوگوں کو ناگوار گذرتا ہے اور دل میں رکھتا ہوں تو بغض پیدا ہوجاتا ہے اس لئے اس کی اصلاح کی بھی ضرورت ہے۔

تحقیق :- ہر جگہ صاف کہنا مناسب نہیں باقی بغض کینہ کا علاج تبلیغِ دین سے لیجئے (حوالہ بالا ایضًا)

علاج نمبر ۱۵ :- ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جو بندہ موت کو بکثرت یاد کرتا ہے اس کی فرحت و مسرت کم ہو جاتی ہے اور اس کو مرضِ حسد قلیل ہو جاتا ہے۔

علاج نمبر ۱۶ :- حسد کا علاج یہ ہے کہ یقین کرے کہ حسد سے دین و دنیا دونوں کا نقصان ہے دنیا میں غم سے نجات نہیں پاتا اور آخرت میں بھلائیاں جاتی رہیں گی اور قسمت الٰہی پر راضی نہ ہونے والا مثل شیطان کے ہوگا محسود کے لئے نعمت کی اور حاسد کے لئے غم کی ترقی

ہوا کرتی ہے محسود مظلوم اور حاسد ظالم ہے حدیث میں ہے محسود حاسد
کی بھلائیاں لے جاتا ہے اور اپنی برائیاں اس کے گلے منڈھتا ہے،
حضرت آدم علیہ السلام محسود ہیں اور شیطان حاسد وہ ہمیشہ کے
لئے مسعود اور یہ مستحق لعنتِ ابدی ہوا ہابیل محسود ہے اور قابیل
حاسد ان کے لئے سعادت اور اس کے لئے شقاوت ہوئی۔

(انیس الواعظین اردو ترجمہ جلیس الناصحین صفحہ ۱۳۳)

علاج نمبر ۱۷ :۔ حسد کے برخلاف نصیحت ہے یعنی خیر خواہی
اور وہ یہ ہے کہ مسلمان کے لئے ایسی نعمت کے رہنے کی خواہش کرے
جس میں اس کی بھلائی ہو پس اگر کوئی پوچھے کہ ہم کیونکر جانیں کہ اس میں
بھلائی ہے یا بُرائی یا خیر خواہی ہے یا حسد تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس
کام میں ہمارے حق میں ظنِ غالب ہی علم کے برابر ہے پس اگر کسی
طرح کا اشتباہ ہوئے تو کسی مسلمان کا زوال نعمت نہ چاہے مگر
تفویضِ الٰہی کر کے اور شرطِ صلاح کے ساتھ مقید کر کے اگر چاہے گا
تو حسد سے بچ جاوے گا اور خیر خواہی کا فائدہ حاصل ہو گا اور تدبیر
اس خواہی کی کہ حسد سے رُک جاوے۔

خدا تعالیٰ کے ان وعدوں کا یاد کرنا ہے جو اس نے مسلمانوں کو
دوست رکھنے پر وعدہ فرمایا ہے۔

اور سب سے زیادہ قوی علاج یاد کرنا ان چیزوں کا جو خدا تعالیٰ نے
مومن کے حق میں بیان فرمائی ہے مثل بلندیٔ مرتبہ کے اور بڑی بڑی
خوبیاں جو خدا تعالیٰ کے پاس آخرت میں اس کو ملیں گی۔

اور وہ فائدے کہ آدمی کو دنیا میں دوستوں سے حاصل ہے

جیسا جمعہ اور جماعت اور مددگاری نیک کاموں میں اور اُمید شفاعت کی آخرت میں ان کا یاد کرنا۔

یا جو اس طرح کی باتیں ہوں مسلمانوں کی خیر خواہی کرنے میں اور خدا کی دی ہوئی نعمتوں کی حسد نہ کرنے میں بہت مفید ہے۔

(سراج السالکین للغزالی رحؒ صفحہ ۲۷)

علاج نمبر ۱۸:- یاد رکھو کہ جن کی نظر عالم دنیا سے اُٹھ جاتی ہے وہ تو سمجھ جاتے ہیں کہ دنیا بھی ناپائیدار ہے اور اسکی تمام نعمتیں بھی فنا ہونے والی ہیں پس اگر دشمن فراخی یا وسعت اور آرام ہی میں ہے تو کتنے دن کے لئے ؟ پھر اگر اعمال کے سبب مرنے کے بعد دوزخ میں جانے والا ہے تو اس کم نصیب کو اس چند روزہ آرام سے کیا نفع ؟ اور اگر جنتی ہے تو جنت کی نعمتوں کو اس ناپائیدار نعمت سے کیا مناسبت پس حسد کرنا اور دشمن کو دنیا کی کسی خوشی میں دیکھکر جلنا بہر حال محض بے سود اور عبث ہوا۔

ساری مخلوق خدا کی پیدا کی ہوئی اور سارے آدمی اپنے محبوب خدا کے غلام ہیں پس محبوب کی طرف سے جو انعام ہو ان کے اثر اس کے غلاموں پر ظاہر ہی ہونے چاہیئے لہٰذا جس کسی پر بھی تمہارے قدرت والے محبوب کی عطاؤں کے آثار ظاہر ہوں تمہارے لئے خوش ہونے کا مقام ہے نہ کہ رنج اور حسد کرنے کا۔

(تبلیغ دین للغزالی رحؒ صفحہ ۴۸)

آٹھواں باب

حسد اور کینہ کے بارے میں بزرگوں کے واقعات

کینہ اور حسد سے پاک ہونا جنتی ہونے کی علامت ہے

واقعہ نمبر ۱:- ابن کثیر نے بحوالہ امام احمدؒ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ ابھی تمہارے سامنے ایک شخص آنے والا ہے جو اہلِ جنت میں سے ہے چنانچہ ایک صاحب انصار میں سے آئے جن کی ڈاڑھی سے تازہ وضو کے قطرات ٹپک رہے تھے اور بائیں ہاتھ میں اپنی نعلین لئے ہوئے تھے دوسرے دن بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا اور یہی شخص اسی حالت کے ساتھ سامنے آئے تیسرے روز پھر یہی واقعہ پیش آیا اور یہی شخص اپنی مذکورہ حالت میں داخل ہوا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجلس سے اُٹھ گئے تو عبداللہ بن عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ اس شخص کے پیچھے لگے (تاکہ اس کے اہلِ جنت ہونے کا راز معلوم کریں) اور ان سے کہا کہ میں نے کسی جھگڑے میں قسم کھائی ہے کہ میں تین روز تک اپنے گھر نہ جاؤں گا اگر آپ مناسب سمجھیں تو تین روز اپنے یہاں رہنے کی جگہ دے دیں انہوں نے منظور فرمالیا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے تین راتیں ان کے ساتھ گذاریں تو دیکھا رات کو تہجد کے لئے نہیں اُٹھتے البتہ جب سونے کے لئے بستر پر جاتے تو کچھ اللہ کا ذکر کرتے

تھے پھر صبح کی نماز کے لئے اُٹھ جاتے تھے البتہ اس پورے عرصے میں
مَیں نے ان کی زبان سے بجز کلمۂ خیر کے کچھ نہیں سنا جب تین راتیں
گذر گئیں اور قریب تھا کہ میرے دل میں ان کے عمل کی حقارت آجائے تو
میں نے ان پر اپنا راز کھول دیا کہ ہمارے گھر کوئی جھگڑا نہیں تھا لیکن
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تین روز تک یہ سنتا رہا کہ تمہارے
پاس ایک شخص آنے والا ہے جو اہلِ جنت میں سے ہے اور اس کے بعد
تینوں دن آپ ہی آئے اس لئے میں نے چاہا کہ میں آپ کے ساتھ رہ
کر دیکھوں کہ آپ کا وہ کیا عمل ہے جس کے سبب یہ فضیلت آپ کو
حاصل ہوئی مگر عجیب بات ہے کہ میں نے آپ کو کوئی بڑے عمل کرتے
نہیں دیکھا تو وہ کیا چیز ہے جس نے آپ کو اس درجہ پر پہنچایا انہوں نے
کہا کہ میرے پاس تو بجز اس کے کوئی عمل نہیں جو آپ نے دیکھا ہے میں
یہ سُن کر واپس آنے لگا تو مجھے بلا کر کہا ہاں ایک بات ہے کہ میں اپنے دل
میں کسی مسلمان کی طرف سے کینہ اور بُرائی نہیں پاتا اور کسی پر حسد نہیں کرتا
جس کو اللہ نے کوئی خیر کی چیز عطا فرمائی ہو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ
نے کہا بس یہی وہ صفت ہے جس نے آپ کو یہ بلند مقام عطا کیا ہے۔

ابن کثیر نے اس کو نقل کر کے فرمایا کہ اس کو نسائی نے بھی عمل الیوم
واللیلۃ میں نقل کیا ہے اور اسکی اسناد صحیح علی شرط الشیخین ہے۔

واقعہ نمبر ۲:۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک مرد کو عرش کے سایہ
میں دیکھا انہیں اس مقام کی آرزو ہوئی کہا کہ حق تعالیٰ کے نزدیک اس
شخص کا بڑا درجہ ہے پوچھا کہ یا اِلٰہ العالمین یہ مرد کون ہے اور اس کا نام
کیا ہے حق تعالیٰ نے نام تو انہیں نہ بتایا اور فرمایا کہ اس کے کردار سے

تجھے خبر دیتا ہوں کہ اس نے کبھی حسد نہیں کیا اور اپنے ماں باپ کی نافرمانی نہیں کی اور چغلخوری نہیں کی ۔

واقعہ نمبر ۳ :۔ بکر ابن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرد بادشاہ کے سامنے ہر روز کھڑا ہو کر کہا کرتا تاکہ نیکوں کے ساتھ نیکی کر کیونکہ بدکردار کو اس کا کردار ہی کافی ہے اسے اس کے کردار پر چھوڑ دے بادشاہ اس بات کے سبب سے اسے عزیز رکھتا ایک آدمی نے اس کا حسد کیا اور بادشاہ سے کہدیا کہ یہ شخص کہتا ہے کہ بادشاہ گندہ دھن ہے ۔ (یعنی بدبودار منہ والا ہے) بادشاہ نے پوچھا اس پر کیا دلیل ہے اس نے کہا کہ آپ اس شخص کو اپنے پاس بلاکر دیکھ لیجیے کہ اپنی ناک پر ہاتھ رکھ لیتا ہے کہ بُو نہ سُونگھے اس کے بعد وہ حاسد آیا اور اس شخص کو اپنے گھر لے جاکر لہسن پڑا کھانا کھلایا پھر بادشاہ نے اس شخص کو اپنے پاس بلایا اس نے اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لیا تاکہ بادشاہ کی ناک میں لہسن کی بو نہ جائے بادشاہ سمجھا کہ اس نے سچ کہا اور بادشاہ کی عادت تھی کہ بھاری خلعت اور بڑے انعام کے سوا اور کچھ حکم اپنی خاص دستخط سے نہ لکھتا ایک غلام (عامل) کو لکھا کہ اس خط پہنچانے والے کا سر کاٹ کر اور اس کی کھال میں بھس بھر کر میرے پاس بھیج دے اور مہر کر کے اسی شخص کو خط دے دیا جب وہ باہر نکلا تو اس حاسد نے اسے دیکھا پوچھا یہ کیا ہے خلعت ہے حاسد بولا مجھے دے اس نے دے دیا وہ لے کر عامل کے پاس گیا اس نے کہا کہ اس خط میں تجھے قتل کر کے تیری کھال میں بھس بھرنے کا حکم ہے بولا سبحان اللہ یہ حکم دوسرے شخص کے حق میں لکھا ہے تم بادشاہ سے پھر پوچھ لو عامل نے کہا کہ بادشاہ کے حکم میں پھر دوبار پوچھنے کی حاجت

نہیں ہوتی غرض کہ اس حاسد کو قتل کر ڈالا عادت کے موافق دوسرے دن وہ شخص جا کر بادشاہ کے سامنے کھڑا ہوا اور روز جو کہا کرتا تھا وہی کہنے لگا بادشاہ کو تعجب ہوا پوچھا تو نے اس خط کو کیا کیا۔ بولا کہ فلانے آدمی نے مجھ سے مانگا میں نے دے دیا بادشاہ نے کہا وہ تو مجھ سے کہتا تھا کہ تو نے مجھے گندہ دھن کہا ہے اس نے عرض کیا میں نے کبھی نہیں کہا بادشاہ نے کہا کہ پھر تو نے مُنہ اور ناک پر ہاتھ کیوں رکھا تھا اس نے کہا کہ اس آدمی نے مجھے لہسن کھلایا تھا بادشاہ نے کہا کہ ہر روز تو یہی کہا کرتا ہے کہ بد کردار کو اس کا فعل ہی کافی ہے واقعی اس بد کردار کو کافی ہو گیا۔ (کیمیائے سعادت صفحہ ۳۳۵)

واقعہ نمبر ۴ :۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام جب اپنی قوم کو چھوڑ کر عجلت کے ساتھ اللہ جلّ شانہٗ کی طرف چلے تو آپ نے ایک شخص کو اللہ جلّ شانہٗ کے عرش کے سایہ میں دیکھا آپ کو اس مقام رفیع میں اس شخص کو دیکھ کر بڑا رشک پیدا ہوا پھر فرمایا کہ یہ نیک بخت آدمی اللہ جلّ شانہٗ کی بارگاہ میں ہے چنانچہ اللہ رب العزت سے اس شخص کا نام دریافت کیا اللہ جلّ شانہ نے اس کے نام کی تو اطلاع نہیں دی البتہ یہ ارشاد فرمایا کہ اس آدمی میں تین خصلتیں ہیں (اول یہ) کہ یہ شخص لوگوں پر اللہ جلّ شانہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں پر حسد نہیں کرتا ہے (دوم) یہ اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کرتا ہے (سوم) یہ لوگوں کی چغلی نہیں کھاتا ہے۔

(احیار علوم الدین جلد ۳ صفحہ ۱۸۴)

واقعہ نمبر ۵ :۔ حکایت بیان کی گئی کہ عون بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ ایک

مرتبہ الفضل المہلب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لے گئے جبکہ وہ واسط کے پاس تھے فرمایا میں آپ کو کچھ نصیحتیں کرنا چاہتا ہوں عرض کیا ارشاد فرمائیں، فرمایا تکبر کرنے سے بچو اس وجہ سے کہ یہ سب سے پہلا گناہ ہے جو ابلیس نے اللہ جل شانہ کی نافرمانی کی جیسا کہ اللہ جل شانہ فرماتے ہیں وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ.

ترجمہ :۔ اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو سو سب فرشتوں نے سجدہ کیا بجز ابلیس کے۔

اور تم حرص سے بچو اس وجہ سے کہ اس نے آدم علیہ السلام کو اس جنت سے نکالا جس کی چوڑائی ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کے برابر ہے جہاں انہیں سب نعمتوں سے فائدہ اٹھانے کی اجازت تھی سوائے ایک شجرہ سے منع کیا تھا سو انہوں نے اس سے کھا لیا اللہ جل شانہ نے جنت سے نکال دیا اهبطوا منها الخ

اور تم کسی پر حسد کرنے سے بچو اس واسطے کہ حسد ہی کی وجہ سے آدم علیہ السلام کے بیٹے قابیل نے ھابیل کو قتل کر ڈالا جیسا کہ اللہ جل شانہٗ نے واتل علیهم نبا ابنی اٰدم الخ میں اس کا ذکر کیا ہے۔

اور میں تمہیں یہ بھی نصیحت کرتا ہوں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر کیا جائے تو تم اپنی زبان (بُرائی کے ساتھ) نہ کھولنا۔

اور جب تقدیر کا ذکر کیا جائے تو خبردار تقدیر کے بارے میں نہ اُلجھنا اور زبان بند رکھنا اور علم نجوم کا ذکر کیا جائے تب بھی خاموش رہنا۔ (حوالہ بالا ایضاً)

واقعہ نمبر ۶ :- ایک شخص نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں دوزخ سے بہت ڈرتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاتحسد الناس تکن آمنا۔ لوگوں سے حسد مت کر تاکہ دوزخ سے بے خوف ہو جاوے (انیس الواعظین اردو ترجمہ جلیس الناصحین) صفحہ ۱۳۱

واقعہ نمبر ۷ :- مروی ہے کہ ایک شخص حاضرِ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہو کر کہنے لگا کہ میں نے ایک تعجب خیز واقعہ یہ دیکھا ہے کہ فلاں قبیلہ میں ایک شخص مرا جب ہم نے اس کا جنازہ اٹھایا تو وہ ہمارے کاندھوں سے جدا ہو کر خود چلتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مغرور اور حاسد نہ ہوگا اسی لئے فرشتے اس کا جنازہ اٹھائے ہوں گے (حوالہ بالا ایضاً)

واقعہ نمبر ۸ :- حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یاروں میں سے کوئی ایک مرگیا تمام ملائکہ کو اس کی روح کے استقبال کرنے کا حکم ہوا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے سبب پوچھا ارشاد ہوا کہ یہ کینہ نہیں رکھتا تھا سخی تھا غیبت نہیں کرتا تھا طامع (یعنی لالچی) نہیں تھا حسد سے دور رہتا تھا۔ (حوالہ بالا ایضاً)

واقعہ نمبر ۹ :- دورانِ جنگ (صفین) میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھیوں میں تھے روزانہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستر خوان پر جاکر کھانا کھاتے تھے ایک روز ایک شخص نے کہا کہ اے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی عجیب حالت ہے نماز حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے پڑھتے ہیں اور ان ہی کے ساتھ ہو کر لڑتے ہیں اور کھانا یہاں آکر کھاتے ہیں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ نماز ان ہی کے پیچھے اچھی ہوتی ہے اور خلیفۂ برحق وہی ہیں لہٰذا جہاد بھی ان ہی کے ساتھ ہو کر اچھا ہے اس لئے نماز بھی

وہیں پڑھتا ہوں اور جہاد بھی ان ہی کے ساتھ ہوکر کرتا ہوں مگر کھانا تمہارے یہاں اچھا ہوتا ہے لہٰذا کھانا تمہارے یہاں آکر کھاتا ہوں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سنتے رہے اور مسکراتے رہے۔

(سیرت خلافت راشدہ صفحہ ۱۰۴) مؤلفہ مولانا عبدالشکور رحمۃ اللہ علیہ

واقعہ نمبر ۱۰ :۔ دورانِ جنگ میں یہ خبر آئی کہ مضافاتِ روم میں کوئی چھوٹی سی ریاست عیسائیوں کی جو باقی رہ گئی تھی اس نے دیکھا کہ اس وقت مسلمانوں میں دو فریق ہو گئے ہیں اور آپس میں لڑ رہے ہیں یہ بڑا اچھا موقع ہے کہ مدینہ منورہ پر قبضہ کرلیا جائے چنانچہ اس نے تیاری شروع کی حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً اس کو ایک خط بھیجا کہ " اے رومی کُتّے "، تو ہماری آپس کی لڑائی سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا جس وقت تو مدینہ کی طرف رُخ کریگا تو خدا تعالیٰ کی قسم علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر سے جو پہلا سپاہی تیری سرکوبی کے لئے نکلے گا اس کا نام معاویہ ابن ابی سفیان ہو گا اس خط کے پہنچنے پر اس عیسائی کی ہمت پست ہوگئی (تاریخ طبری) حوالہ بالا ایضاً۔

واقعہ نمبر ۱۱ :۔ لڑائی کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق اچھے کلمات منقول ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے لوگوں معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حکومت کو بُرا نہ سمجھو خدا کی قسم جب وہ نہ رہیں گے تو دنیا میں سخت بدامنی پھیلیگی۔ (ازالۃ الخفا) حوالہ بالا ایضاً

واقعہ نمبر ۱۲ :۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک گشتی فرمان

کے ذریعہ سے عام طور پر یہ اعلان کیا کہ اہلِ شام کا اور ہمارا خدا تعالیٰ ایک نبی ایک اللہ ایک اور اس کے رسول اور قیامت پر ایمان رکھنے میں نہ وہ ہم سے زیادہ اور نہ ہم ان سے زیادہ ہمارا اور ان کا معاملہ بالکل ایک ہے اختلاف صرف خون عثمان رضی اللہ عنہ کا ہے تو اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں اس خون سے بری ہوں (نہج البلاغہ) حوالہ بالا ایضاً

واقعہ نمبر ۱۳ :- حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ اما شرفک فی الاسلام وقرابتک من النبی علیہ السلام فلست ادفعہ یعنی آپ کی جو بزرگی اسلام میں ہے اور آپ کی جو قرابت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے میں اس کا منکر نہیں ہوں۔

(شرح نہج البلاغہ ابن میسم) حوالہ بالا

واقعہ نمبر ۱۴ :- ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں حضرت ضرار اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اصحاب میں تھے درخواست کی کہ اے ضرار حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کچھ اوصاف بیان کرو ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے تو کچھ عذر کیا اس کے بعد کہا کہ امیرالمؤمنین سُنیئے:

اللہ کی قسم حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے طاقتور تھے فیصلہ کی بات کہتے تھے اور انصاف کے ساتھ حکم دیتے تھے علم ان کے اطراف وجوانب سے بہتا تھا اور حکمت ان کے گرد سے ٹپکتی تھی دنیا اور ان کی تازگی سے متوحش ہوتے تھے اور رات کی تنہائیوں اور وحشتوں سے انس حاصل کرتے تھے روتے بہت تھے اور فکر میں زیادہ رہتے تھے لباس ان کو وہی پسند تھا جو کم قیمت ہو اور کھانا وہی مرغوب تھا جو ادنیٰ درجہ کا ہو ہمارے درمیان

میں بالکل مساویانہ زندگی بسر کرتے تھے اور جب ہم کچھ پوچھتے تھے تو جواب دیتے تھے اور باوجودیکہ ہم ان کے مقرب تھے مگران کی ھیبت کے سبب سے ان سے بات کرنے کی جرأت نہیں ہوتی تھی وہ ہمیشہ اہلِ دین کی تعظیم کرتے تھے اور مساکین کو اپنے پاس بٹھلاتے تھے کبھی کوئی طاقتور اپنی طاقت کی وجہ سے ان سے ناجائز فائدہ اٹھانے کی اُمید نہ کرسکتا تھا اور کوئی کمزور ان کے انصاف سے مایوس نہ ہوتا تھا خدا کی قسم میں نے ان کو بعض اوقات دیکھا کہ جب رات ختم ہونے کو ہوتی تھی تو اپنی داڑھی پکڑ کر اس طرح بے قرار ہوتے تھے جیسے کوئی مارِ گزیدہ بے چین ہوتا ہے اور بہت دردناک آواز سے روتے تھے اور فرماتے اے دنیا میرے سوا کسی اور کو فریب دے تو میرے سامنے کیوں آتی ہے مجھے کیوں شوق دلاتی ہے یہ بات بہت دور ہے میں نے تو تجھکو تین بائنہ طلاق دی ہیں جن میں رجوع نہیں ہوسکتا تیری عمر کم ہے اور تیری قدر و منزلت بہت حقیر ہے آہ زادِ راہ کم ہے اور سفر لمبا ہے راستہ وحشت ناک۔

یہ سُن کر حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے اور کہنے لگے کہ اللہ کی رحمت نازل ہو ابوالحسن پر اللہ کی قسم وہ ایسے ہی تھے اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ضرار رضی اللہ عنہ سے پوچھا تم کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت سے کیا رنج ہوا حضرت ضرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جیسے کسی ماں کا ایک ہی فرزند ہو اور وہ اس کی گود میں ذبح کردیا جائے (حوالہ بالا صفحہ ۲۰۸)

خاتمہ

الحمد للہ اِس رسالہ سے فراغت آج بروز جمعرات بوقت شام چھ بجے ۶ / محرم الحرام ۱۴۰۹ھ مطابق ۱۸ / اگست ۱۹۸۸ء ہوئی۔ اللہ جل شانہ امت کے لئے نافع بنائے اور قبول فرماوے اور ذریعۂ نجات بنائے اس رسالہ کی تالیف میں جن کتب سے استفادہ کیا ہے ان کے مصنفین کو نیز والدین اور جملہ اساتذہ و مشائخ کو اللہ جل شانہ اپنی شایانِ شان بہترین جزا عطا فرماوے اور آخرت میں ان ہی کے زمرے میں محشور فرماوے۔

آمین

فقط

ناکارہ **ھاشم ابن حسن**

عفی اللہ عنہ

IMTIAZ AHMAD KHAN MEMORIAL LIBRARY
امتیاز احمد خاں میموریل لائبریری
12 MOTILAL NEHRU MARG, NEW DELHI-110011
۱۲ موتی لال نہرو مارگ نئی دہلی
211
548 عقائد

فکرِ دنیا تجھ کو صبح و شام ہے
اس سے غفلت ہے جو اصلی کام ہے
کچھ دنوں سہہ لے مشقت دین کی
پھر تو بس آرام ہی آرام ہے
کشکولِ مجذوب رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۲۱۱